اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

اللہ تعالیٰ نے بہترین حدیث اتاری ہے۔

ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں

مؤلفہ

مولانا عبدالغفور اثری

خطیب جامع مسجد اہل حدیث سیالکوٹ

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بہترین حدیث اتاری ہے۔

ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟

مؤلفہ

مولانا عبدالغفور اثری خطیب جامع مسجد اہلحدیث

محلہ دارڈ و کس سیالکوٹ

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

کتاب ــــــ ہم اہلحدیث کیوں ہیں ؟

مؤلّفہ ــــــ مولانا عبدالغفور اثری

صفحات ــــــ ۱۱۲

طباعت ــــــ بار اوّل جون ۱۹۹۰ء

تعداد ــــــ گیارہ صد (۱۱۰۰)

ناشر ــــــ الکتاب انٹرنیشنل
پوسٹ بکس ۹۷۲۸ جامعہ نگر نئی دلی ۲۵

مطبع ــــــ

قیمت ــــــ 40/-

ملنے کا پتہ

ایس این پبلشرز

۳۶۶/۱ مرادی روڈ بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دلی ۲۵

فہرستِ عنوانات ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟

عرضِ مؤلّف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ ٥

اَمَّا بَعۡدُ !

واضح ہو کہ بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان نے اہلحدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کی غرض سے تقریراً اور تحریراً یہ ایک زبردست مکروہ اور متعصّبانہ پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے اور تا ہنوز جاری بلکہ اب تیز تر ہے کہ اہلحدیث کوئی مذہب نہیں، دنیا میں کوئی شخص اہلحدیث یا عامل بالحدیث ہو سکتا ہی نہیں، ناجی فرقہ صرف چار مذاہب حنفی شافعی مالکی اور حنبلی پر مشتمل ہے جو ان کی تقلید سے خارج ہے وہ بدعتی اور جہنّمی ہے۔

بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان کا اہلحدیث کے ساتھ تعصّب و عناد ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

- بریلویوں کے مشہور مناظر مولوی محمد نظام الدین ملتانی فرماتے ہیں کہ:

"ہم اہلحدیث اس لئے نہیں کہلاتے کہ اہلحدیث کوئی مذہب نہیں اور اس کا ثبوت قرآنِ مجید واحادیثِ صحیحہ سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔" (جامع الفتاوی ج۱ ص۲۹۳)

- بریلویوں کے حکیم الامّت مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار نعیمی فرماتے ہیں کہ:

"خیال رہے کہ دنیا میں کوئی شخص اہلحدیث یا عامل بالحدیث ہو سکتا ہی نہیں۔ کسی کا اہلحدیث ہونا یا عامل بالحدیث ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے دو نقیضین یا دو ضدین کا جمع ہونا غیر ممکن" (جاء الحق حصّہ دوم ص ۲۶۴، ۲۶۵)

- "خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہلحدیث بننا ناممکن اور جھوٹ ہے اہلِ سنّت بننا حق و درست ہے اہلسنّت وہی ہو سکے گا جو کسی امام کا مقلد ہو گا۔" (ایضاً ص۲۶۷)

- "یعنی چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگرچہ وہ صحابہ کے قول اور صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہی ہو جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ حدیث و قرآن کے محض ظاہری معنے لینا کفر کی جڑ ہے۔" (جاء الحق حصہ اول ص۲۶)

- بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری رقمطراز ہیں:

"فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت چار مذاہب حنفی شافعی مالکی حنبلی پر جمع ہوا ہے اور جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہے وہ اہل بدعت (HERETIC) و نار سے ہے۔

(فرقہ ناجیہ ص ۲۲، ۲۳)

مذکورہ بالا حالات و واقعات کے پیش نظر راقم نے زیر نظر مقالہ "ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟" ترتیب دیا اور بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء کو مجلس مقالات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں پڑھا، جو بے حد پسند کیا گیا۔

اس میں لقب اہلحدیث کا ثبوت، اہلحدیث کا حق پر ہونا، اہلحدیث کی تاریخ حضرات صحابۂ کرامؓ تابعینؒ و تبع تابعینؒ وغیرہم کا اہلحدیث ہونا وغیرہ وغیرہ پر ٹھوس اور واضح علمی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

یہ مقالہ سلسلہ منشورات جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں شمارہ نمبر ۸، ۹، ۱۰ میں مسلسل شائع کیا گیا اور نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔

انہی ایام میں کچھ معزز دوست واحباب کی خواہش تھی کہ یہ مقالہ ایک کتابی شکل میں شائع ہو جائے تاکہ اس کی اہمیت مستقل اور اس کا دائرہ استفادہ وسیع تر ہو جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ان معزز دوست واحباب کی خواہش کی تکمیل کا سروسامان مہیا ہو گیا ہے اور اب اسے بعض ضروری اور مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

عبد الغفور اثری

اکتوبر ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ؁

لقب اہلحدیث کی وجہ تسمیہ

اہلِ حدیث دو لفظوں سے مرکّب ہے۔ اہل اور حدیث، حدیث کا لغوی معنٰی ہے بات، لیکن جمہور محدّثین کی اصطلاح میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور اس امر کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور آپ نے اسے منع نہ کیا بلکہ اس پر سکوت فرما کر اسے جائز رکھا۔ حدیث کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے لکھا ہے۔

"اِعْلَمْ اَنَّ الْحَدِیْثَ یُطْلَقُ فِی اصْطِلَاحِ جُمْھُوْرِ الْمُحَدِّثِیْنَ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِہٖ وَ تَقْرِیْرِہٖ وَمَعْنَی التَّقْرِیْرِ اَنَّہٗ فَعَلَ اَحَدٌ اَوْ قَالَ شَیْئًا فِیْ حَضْرَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُنْکِرْہُ وَلَمْ یَنْھَہٗ بَلْ سَکَتَ وَقَرَّرَ" (مقدمہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۳)

- قرآن مجید میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کو حدیث کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا ج الاٰیۃ (سورۃ التحریم: ۳)

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں سے ایک پوشیدہ بات کہی۔

- حضرت زید بن ثابت انصاری رضؓ (المتوفی ۴۵ھ) سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبَلِّغَهٗ"

الحدیث (ابوداؤد ج ۲ صـ۱۵۹ واللفظ لہ، ترمذی ج ۲ صـ۹۴ ابن ماجہ صـ۲۱

شرف صـ۱۰، ترغیب ج ۱ صـ۱۰۸)

یعنی اللہ تعالےٰ اس شخص کو (ہمیشہ) تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر یاد رکھا (اور) یہاں تک کہ اسے آگے (دوسروں تک) پہنچایا۔"

- حضرت ابودرداء رضؓ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ كُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّ شَهِیْدًا"

(شرف صـ۱۱ رواہ البیہقی مشکوٰۃ صـ۳۶)

یعنی جو شخص میری امت میں سے دینی مسائل سے متعلقہ چالیس احادیث حفظ کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اسے فقیہ اٹھائے گا (نیز) میں قیامت کے دن اس کی شفاعت بھی کروں گا۔ اور اس (کے ایمان) کی گواہی بھی دوں گا۔

مذکورہ بالا آیت مقدسہ اور دونوں روایتوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو حدیث کے پاکیزہ نام سے یاد کیا گیا ہے۔

اور احادیث حفظ کرنے اور اسے دوسرے لوگوں تک پہنچانے والے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تروتازگی کی خصوصی دعا فرمائی ہے —— نیز وہ شخص زمرۂ فقہاء میں شامل ہوگا —— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے شفیع وشہید ہوں گے۔

(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اٰمِیْن)

بار بار فرمایا کہ ادھر سے جدھر شیطان کی سینگیں یعنی سورج کی کرنیں نکلتی ہیں
یہ اشارہ عرب سے مشرق کی جانب تھا یعنی عراق کی طرف ——————

دیکھو!

- حضرت عمرؓ کا قاتل عجمی تھا۔
- حضرت عثمانؓ کے عہد کا فتنہ عراق ہی سے اٹھ کر مصر تک پھیلا۔
- جنگ جمل اسی سرزمین پر ہوئی۔
- حضرت علیؓ یہیں شہید ہوئے۔
- حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ صفین یہیں پیش آئی۔
- خوارج اسلام کا پہلا گمراہ کن فرقہ یہیں سے نکلا۔
- جبریہ اور قدریہ وغیرہ
اسلام کے دیگر فرقوں کی یہ بدعتیں جنہوں نے اسلامی عقائد کی سادگی کو پارہ پارہ کردیا یہیں پیدا ہوئے۔
- جگر گوشۂ رسول اور خانوادۂ نبوت کا قافلہ یہیں فرات کے کنارے لٹا۔
- شیعیت جس نے اسلام کو دو حصوں میں منقسم کیا یہیں کی پیداوار ہے۔
- حجاج کی سفاکیاں اسی سرزمین پر ہوئیں۔
- ترک و تاتار کی غارت گریوں کے نتائج جنہوں نے اسلام کی رہی سہی طاقت اور عرب و خلافتِ عربی کا تار تار الگ کردیا یہیں رونما ہوا۔
- حتیٰ کہ اس جنگِ عظیم میں بھی واحد اسلامی طاقت کے ساتھ غداری کے نتائج بھی اولاً یہیں ظاہر ہوئے اور اسی کے اثرات بعد کو اور اطراف میں بھی رونما ہوئے۔

(سیرۃ النبی ج ۳ ص ۶۹۸)

- علامہ شبلی نعمانیؒ (جو متحدہ ہندوستان کے نامور حنفی فقیہہ و مؤرخ اور سید سلیمان ندویؒ کے اُستاد ہیں) رقمطراز ہیں کہ :۔

"خارجیوں کا صدر مقام بصرہ تھا جو امام صاحب کے شہر سے بہت قریب تھا۔ واصل بن عطاء و عمرو بن عبید جو مذہب اعتزال کے بانی اور مروّج تھے بصرہ ہی کے رہنے والے اور امام صاحب کے ہمعصر تھے۔ جہم بن صفوان جس کے نام پر فرقہ جہمیہ مشہور ہے اسی زمانہ میں تھا (اور وہ عراقی ہی تھا) امام صاحب ان سے اکثر سے ملے اور ان کے خیالات سے مطلع ہوئے تھے۔ ان فرقوں کی نسبت جو اقوال مشہور تھے (امام صاحبؒ کے نزدیک) کچھ تو سرے سے غلط اور افتراء تھے۔ بعض کی تعبیر غلط طور پر کی گئی تھی۔ بعض در اصل لغو اور باطل تھے لیکن کفر کی حد تک نہ پہنچے تھے۔ اسلئے امام ابوحنیفہؒ نے یہ عام حکم دے دیا کہ اہلِ قبلہ سب مومن ہیں۔"

(سیرت النعمان صـ۱۵۲)

نیز لکھتے ہیں کہ :

"چونکہ زیادہ تر فساد کا مرکز عراق اور عراق میں بھی خاص کوفہ تھا۔"

(ایضاً صـ۱۷)

- علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی الحنفی قرن الشیطان کا معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

"مشرق کی طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لیے اشارہ فرمایا کہ اہلِ نجد عراق اس وقت اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ نیز اس لیے کہ جنگِ جمل اور جنگِ صفین کا یہ محلِ وقوع ہے۔ نیز قتلِ عثمانؓ کی طرف بھی اشارہ ہے۔

ایسے واقعات سے پیشتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا تاکہ ایسے کاموں سے احتراز کیا جائے مگر وہی ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ تھا اور یہ آپ کی صداقت پر مہر ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۱۹۹)

وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

قولہ علیہ السلام ان العلماء ورثة الانبیاء

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب مستطاب جسمیں تراجم فقہائے عظام اور علمائے کرام حنفیہ کے مذکور ہیں کی

حدائق الحنفیہ

جو تالیفات عالم جلیل و فاضل جلیل مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی ثم اللاہوری ہے

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

کوئی بیٹھ سکتا تھا۔ فتوی امام ابو حنیفہ کے قول پر دیا کرتے تھے۔ سنہ ۱۲۰ ہجری مین پیدا ہوئے اور اسی سال کی عمر۔۔ سنہ ۱۹۰ ہجری مین وفات پائی آپ سے صحاح ستہ والون نے تخریج کی امام فوی آپ کی تاریخ وفات ہے۔

سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون الہلالی الکوفی۔ محدث ثقہ۔ حافظ۔ فقیہ۔ امام حجت اور اٹھویں طبقہ کے دس مین سے تھے ابو محمد کنیت تھی۔ کوفہ مین ۱۵۔ شعبان سنہ ۱۰۷ ہجری مین پیدا ہوئے اور آپ کا باپ آپکو مکہ معظمہ مین لیگیا ابھی بیس سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ پھر کوفہ مین آئے اور امام ابو حنیفہ کے پاس تحصیل علم حدیث کے لیے بیٹھے اور اُنسے روایت کی آپکا قول ہے کہ پہلے پہل امام ابو حنیفہ ہی نے مجکو اہل حدیث بنایا ہے پھر عمرو بن دینار اور ضمرہ بن سعید کی مصاحبت کی اور اُنسے اور زہری وابی اسحٰق سبیعی ومحمد بن المنکدر وابی زیاد وعاصم بن ابی النجود المقری واعمش اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم سے حدیث کو سنا اور آپ سے امام شافعی وشعبہ بن حجاج ومحمد بن اسحٰق وابن جریج وزبیر بن بکار اور آپکے چچا مصعب اور عبد الرزاق بن ہمام صنعانی ویحیی بن اکثم نے روایت کی اور نیز اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے بکثرت تخریج کی۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اگر آپ اور امام مالک نہوتے تو حجاز سے علم جاتا رہتا اور یہ بھی اُنھون نے کہا ہے کہ مین نے کوئی شخص ایسا نہین دیکھا کہ جسمین مثل آپکے فتوی دینے کا مادہ موجود ہو اور پھر وہ مثل آپ کے فتوی دینے سے زیادہ پرہیز کرے۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کیا اور شنبہ کے روز آخر تاریخ جمادی الاخری اور بقول بعض یکم رجب سنہ ۱۹۸ ہجری مین مکہ معظمہ مین وفات پائی اور کوہ حجون کے پاس مدفون ہوئے۔ کعبہ اہل دنیا آپکی تاریخ وفات ہے۔

حکم بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد الرحمن بلخی۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب مین سے علامۂ کبیر اور فہامۂ النبیر تھے ابو مطیع کنیت تھی امام سے آپکی فقہ اکبر کے آپ ہی راوی ہین حدیث کو امام ابو حنیفہ وامام مالک وابن عون وہشام بن حسان وغیرہ سے سُنا اور روایت کیا اور آپ سے احمد بن منیع اور خلاد بن اسلم وغیرہ نے روایت کی اور بلخ کے لوگون نے تفقہ کیا۔ عبد اللہ بن مبارک آپ کے علم اور دیانت کے سبب آپکی بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے آپ مدت تک بلخ کے قاضی رہے اور امر معروف ونہی منکر مین بڑا خیال رکھتے تھے لیکن حدیث کے معاملے مین

حدائق الحنفیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک دنیا بھر کے
ایک ہزار سے زائد حنفی علماء و فقہا کا مستند تذکرہ۔ اردو میں
اپنے موضوع پر واحد کتاب

از

مولوی فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ

مرتبہ معہ حواشی و تکملہ

خورشید احمد خان، ایم۔اے

مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ○ اردو بازار۔ لاہور

۱۵۹

سفیان بن عیینہ

سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون الہلالی الکوفی : محدث، ثقہ، حافظ، فقیہ، امام حجت اور آٹھویں طبقہ کے روس میں سے تھے، ابو محمد کنیت تھی، کوفہ میں ۱۵ شعبان ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کا باپ آپ کو مکہ معظمہ میں لے گیا۔ ابھی بیس سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ پھر کوفہ میں آئے اور امام ابو حنیفہ کے پاس تحصیل علم حدیث کے لئے بیٹھے اور ان سے روایت کی، آپ کا قول

۱۶۰

ہے کہ پہلے پہل امام ابو حنیفہ ہی نے مجھ کو محدث بنایا ہے۔ پھر عمرو بن دینار اور ضمرہ بن سعید کی مصاحبت کی اور ان سے اور زہری وابی اسحٰق سبیعی و محمد بن المنکدر و ابی زیاد و عاصم بن ابی النجود المقری و اعمش اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم سے حدیث کو سنا اور آپ سے امام شافعی و شعبہ بن حجاج و محمد بن اسحٰق و ابن جریج و زبیر بن بکار اور آپ کے چچا مصعب اور عبد الرزاق بن ہمام صنعانی و یحییٰ بن اکثم نے روایت کی اور نیز اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے بکثرت تخریج کی۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اگر آپ اور امام مالک نہ ہوتے تو حجاز سے علم چلا جاتا اور یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ جس میں مثل آپ کے فتوے دینے کا مادہ موجود ہو اور پھر وہ مثل آپ کے فتوے دینے سے زیادہ پرہیز کرے۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کیا اور شنبہ کے روز اخیر تاریخ جمادی الاخریٰ اور بقول بعض یکم رجب ۱۹۸ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی اور کوہ حجون کے پاس مدفون ہوئے۔ "کعبۂ اہل دنیا" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

حکم بن عبد اللہ

حکم بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد الرحمٰن بلخی : امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے علامۂ کبیر اور فہامۂ بصیر تھے۔ ابو مطیع کنیت تھی، امام سے ان کی فقہ اکبر کے آپ ہی راوی ہیں۔ حدیث کو امام ابو حنیفہ و امام مالک و ابن عون و ہشام بن حسان وغیرہ سے سنا اور روایت کیا اور آپ سے احمد بن منیع اور خلاد بن اسلم وغیرہ نے روایت کی اور بلخ کے لوگوں نے تفقہ کیا۔ عبد اللہ بن مبارک آپ کے علم و دیانت کے سبب آپ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے، آپ مدت تک بلخ کے قاضی رہے اور امر معروف و نہی منکر میں بڑا خیال کرتے تھے لیکن حدیث کے معاملے میں محدثین نے آپ کو ضعفاء میں سے شمار کیا ہے۔ آپ رکوع و سجود میں تین دفعہ تسبیح کہنے کی فرضیت کے قائل ہوئے۔

قال سیدنا ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ابنہ الکشن وما حکم الذین قبلوا ھذہ الکلمات واجزوھا کما وصف ھل یعدون ھولاء منا

الجواب

کلابل ھم منھم وارا جیفھم ھذہ کلھا اباطیل وکیف یجوز احترام المبتدع مع حدیث الطبرانی وغیرہ عن عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام ولہ فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام وغیرہ من الاحادیث والعمل بالحدیث بترک التقلید عند عدم بلوغ درجۃ الاجتھاد ضلال فی الدین واتباع غیر سبیل المومنین کما قد علمت وقد قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا سألوا اذلم یعلموا فانما شفاء العی السوال رواہ ابوداؤد وغیرہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتلک الکلمات قائلوھا وقابلوھا کلھم من انفار غیر المقلدین وشرکائھم فی الضلال المبین۔

الثامنۃ

نجمت فی الھند منذ سنتین طائفۃ عقدت مجلسا زعمت انہ لاعلاء

چنانچہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے
ن رکھنے کو آیۂ یکنزون میں داخل فرماتے اور ان کا کیا حکم ہے جو ان باتوں کو قبول کرتے
اجازت دیتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا کیا یہ لوگ ہم میں سے گنے جائیں گے۔

الجواب

ہیں ہیں بلکہ وہ انہی غیر مقلدوں میں سے ہیں اور ان کی یہ ذلیلیں سب جھوٹی ہیں
اور بد مذہب کا احترام کیونکر جائز ہو حالانکہ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن بسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی
بد مذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی
اور اس کے سوا اور حدیثیں۔ اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبۂ اجتہاد
حاصل نہ ہو، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے جیسا کہ اوپر معلوم
ہو چکا۔ اور بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے، علم والوں سے پوچھو اگر خود نہ جانتے
ہو اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے
کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی تو ان کلمات کے کہنے والے اور قبول کرنے والے
سب غیر مقلدوں کے گروہ گئے ہیں اور رفتہ
گمراہی میں ان کے شریک۔

ہشتم

ہندوستان میں دو سال سے ایک گمراہ طائفہ اچھلا جس نے ایک انجمن بزعم خود قائم کی کہ اس سے غرض دین کی

ماٰخذ کتاب

کتاب ہذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

نمبر	کتاب	مصنف		
۱	قرآنِ مجید	تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ		
۲	تفسیر القرآن العظیم	امام اسماعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی	المتوفی	۷۷۴ھ
۳	جامع البیان فی تفسیر القرآن	امام محمد بن جریر طبری	″	۳۰۱ھ
۴	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناءاللہؒ پانی پتی	″	۱۲۲۵ھ
۵	تفسیر صاوی	شیخ احمدؒ صاوی		
۶	صحیح بخاری	امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری	″	۲۵۶ھ
۷	صحیح مسلم	امام مسلمؒ بن حجاجؒ نیشاپوری	″	۲۶۱ھ
۸	سنن ابی داؤد	امام سلیمانؒ بن اشعثؒ سجستانی	″	۲۷۵ھ
۹	جامع ترمذی	امام محمدؒ بن عیسےٰؒ ترمذی	″	۲۷۹ھ
۱۰	سنن نسائی	امام احمدؒ بن شعیبؒ نسائی	″	۳۰۲ھ
۱۱	سنن ابن ماجہ	امام محمدؒ بن یزیدؒ بن ماجہ	″	۲۷۳ھ
۱۲	سنن دارمی	امام عبداللہؒ بن عبدالرحمٰنؒ دارمی	″	۲۵۵ھ
۱۳	طبرانی	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	″	۳۶۰ھ
۱۴	المسند	امام احمدؒ بن حنبلؒ	″	۲۴۱ھ
۱۵	ترغیب وترہیب	امام عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ منذری	″	۶۵۶ھ
۱۶	مشکوٰۃ المصابیح	امام محمدؒ بن عبداللہؒ خطیب تبریزی	″	۷۴۳ھ
۱۷	مقدمہ مشکوٰۃ المصابیح	شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی	″	۱۰۵۲ھ
۱۸	سنن کبریٰ	امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی	″	۴۵۸ھ
۱۹	جامع بیان العلم وفضلہ	امام یوسفؒ بن عبداللہؒ اندلسی	″	۴۶۳ھ
۲۰	التمہید	″ ″ ″	″	″ ″
۲۱	المستدرک	امام محمدؒ بن عبداللہؒ المعروف حاکم نیشاپوری	″	۴۰۵ھ
۲۲	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	امام علاء الدینؒ علی المتقی بن حسام الدینؒ ہندی	″	۹۷۵ھ
۲۳	الملل والنحل	امام محمدؒ بن عبدالکریمؒ شہرستانی	″	۵۴۸ھ

قرآن مجید بھی حدیث ہے

حضرت جابرؓ (المتوفی ۷۴ھ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے خطبہ میں جبکہ ہزاروں کا مجمع سامنے ہوتا تھا پُرزور اور بلند آواز میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ۔ الحدیث

(مسلم جلد ا ص۲۸۴ مشکوٰۃ ص۲۷)

یعنی بلاشبہ بہترین حدیث اللہ تعالےٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے۔

خود قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ ۔ الآیۃ (سورۃ الزمر: ۲۳)

اللہ تعالےٰ نے بہترین حدیث نازل فرمائی ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۔ الآیۃ (سورۃ النساء: ۸۷)

اور اللہ تعالےٰ کی بات سے بڑھ کر سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (سورۃ الکہف: ۶)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! شاید آپ ان لوگوں کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہیں۔ اگر یہ اس حدیث پر ایمان نہ لائے۔

خلاصہ

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح اور آشکارا ہو گیا ہے کہ قرآنِ مجید اللہ تعالےٰ کی حدیث ہے اور رسول اللہ

نمبر	کتاب	مصنف	المتوفی
۲۴	فتح الباری	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۲۵	عمدۃ القاری	امام محمودؒ بن احمدؒ عینی	〃 ۸۵۵ھ
۲۶	کرمانی	امام کرمانیؒ	〃 ھ
۲۷	نووی شرح مسلم	امام یحییٰؒ بن شرفؒ نووی	〃 ۶۷۶ھ
۲۸	مرقاۃ المفاتیح	امام علیؒ بن سلطان محمدؒ القاری	〃 ۱۰۱۴ھ
۲۹	القول البدیع	امام محمدؒ بن عبد الرحمٰنؒ سخاوی	〃 ۹۰۲ھ
۳۰	المنتقیٰ من منہاج الاعتدال	امام احمدؒ بن عبد الحلیمؒ المعروف ابن تیمیہؒ	〃 ۷۲۸ھ
۳۱	منہاج السنۃ	〃 〃 〃 〃	〃 〃
۳۲	مختصر المؤمل	امام عبد الرحمٰنؒ بن اسماعیلؒ دمشقی	〃 ۶۶۵ھ
۳۳	المغنی	امام عبد اللہؒ بن احمدؒ	۶۲۰ھ
۳۴	اعلام الموقعین	امام محمدؒ بن ابو بکرؒ المعروف ابن قیم	۷۵۱ھ
۳۵	بدر السافرہ فی امور الآخرۃ	امام جلال الدینؒ سیوطی	〃 ۹۱۱ھ
۳۶	اصول الدین	امام ابو منصور عبد القاہرؒ بن طاہرؒ تمیمی	〃 ۴۲۹ھ
۳۷	شذرات الذہب	امام عبد الحیؒ بن حمادؒ	〃 ۱۰۸۹ھ
۳۸	شرح فقہ اکبر	امام علیؒ بن سلطان محمدؒ القاری	〃 ۱۰۱۴ھ
۳۹	التلویح مع التوضیح	شیخ سعد الدینؒ تفتازانی	〃 ۷۵۸ھ
۴۰	النافع الکبیر	مولوی عبد الحیؒ حنفی لکھنوی	〃 ۱۳۰۴ھ
۴۱	حجۃ اللہ البالغہ	شیخ احمدؒ بن عبد الرحیمؒ	〃 ۱۱۷۶ھ
۴۲	عقد الجید	〃 〃 〃 〃	〃 〃
۴۳	الضاف	〃 〃 〃 〃	〃 〃
۴۴	المیزان الکبریٰ	امام عبد الوہابؒ بن احمدؒ شعرانی	〃 ۹۷۳ھ
۴۵	غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی	〃 ۵۶۱ھ
۴۶	فتوح الغیب	〃 〃 〃 〃	〃 〃
۴۷	الکمال فی اسماء الرجال	امام محمدؒ بن عبد اللہؒ خطیب تبریزی	〃 ۷۴۳ھ
۴۸	تہذیب الاسماء واللغات	امام یحییٰ بن شرف نووی	〃 ۶۷۶ھ

کتاب	مصنف		سنِ وفات
۴۹. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	امام یوسفؒ بن عبداللہؒ اندلسی	المتوفی	۴۶۳ھ
۵۰. تاریخ بغداد	امام احمدؒ بن علی خطیب بغدادی	〃	۴۶۳ھ
۵۱. تہذیب التہذیب	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی	〃	۸۵۲ھ
۵۲. کتاب الاصابہ	〃 〃 〃	〃	〃
۵۳. تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدینؒ ابو عبداللہؒ ذہبی	〃	۷۴۸ھ
۵۴. بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی	〃	۱۲۳۹ھ
۵۵. معرفۃ علوم الحدیث	امام محمدؒ بن عبداللہؒ نیشاپوری	〃	۴۰۵ھ
۵۶. شرف اصحاب الحدیث	امام احمدؒ بن علی خطیب بغدادی	〃	۴۶۳ھ
۵۷. حدائق الحنفیہ	مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی	〃	۱۳۳۴ھ
۵۸. سیرۃ النبی	مولانا سید سلیمانؒ ندوی	〃	۱۳۷۲ھ
۵۹. سیرۃ النعمان	علامہ شبلی نعمانیؒ		۱۳۳۲ھ
۶۰. طبقات الحنابلہ	امام ابن حسینؒ		
۶۱. مناقب الامام احمد بن حنبل	ابن جوزیؒ		
۶۲. المنجد	لویس معلوف		
۶۳. معجم البلدان	علامہ یاقوت الحموی		
۶۴. المعجم الوسیط	ابراہیم مصطفےٰ، حامد عبدالقادر، محمد علی نجار احمد حسن الزیات		
۶۵. الرائد	جُبران مسعود		
۶۶. مختار الصحاح	محمد بن ابو بکر رازی		
۶۷. تاج العروس	محمد مُرتضےٰ زبیدی		
۶۸. ماہنامہ تجلی دیوبند ج ۱۹ شمارہ ۱۱	ایڈیٹر مولوی عامر عثمانی	المتوفی	۱۳۹۵ھ
۶۹. تحقیق مسئلہ تراویح	مولوی محمد امین صفدر جالندھری		
۷۰. سیف علی برگردن غوی	منشی علی محمد حنفی دیوبندی		
۷۱. رسائل رضویہ	مرتبہ مولوی محمد عبدالحکیم مظہری		
۷۲. راہِ سنت	مولانا محمد صدیق سرگودھوی		
۷۳. وہابی مذہب کی حقیقت	مولوی محمد ضیاء اللہ قادری		

۷۴ . سیرت الثقلین	مولوی محمد ضیاء اللہ قادری		
۷۵ . قصر وہابیت پر بم	〃 〃 〃		
۷۶ . علماءِ اہلحدیث کے نام کھلا خط	〃 〃 〃		
۷۷ . جاء الحق	مولوی احمد یار خاں گجراتی	المتوفی	۱۳۹۱ھ
۷۸ . اعلحضرت کے وصایا شریف	مولوی حسنین رضا خان بریلوی	〃	۱۴۰۱ھ
۷۹ . تاریخ وہابیہ	مولوی محمد رمضان قادری بریلوی		
۸۰ . فتاویٰ رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی رح		۱۳۲۲ھ
۸۱ . فرقہ ناجیہ	مولوی محمد اشرف سندھو رح	〃	۱۳۸۹ھ
۸۲ . ملفوظاتِ اعلحضرت	مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری		
۸۳ . طائفہ منصورہ	مولوی محمد سرفراز خان صفدر گکھڑوی		
۸۴ . جامع الفتاویٰ	مولوی محمد اسلم قادری رضوی		
۸۵ . سیرت المہدی	مرزا بشیر احمد حنفی قادیانی		۱۹۶۳ء
۸۶ . کشتی نوح	مرزا غلام احمد حنفی قادیانی	〃	۱۳۲۶ھ
۸۷ . بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز حنفی دہلوی رح	〃	۱۲۳۹ھ

HUM AHLE HADEES QUN-HAIN ?

Moulana Abdul Ghafoor Asari

Publisher

AL-KITAB INTERNATIONAL

Jamia Nagar New Delhi-110025

Phone :-6316973, 6925534

E-mail : shaukats4@reidffmail.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وفعل اور تقریر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
لفظ اہل کا معنی بہت ظاہر اور واضح ہے یعنی والا۔
پس ثابت ہوا کہ اہلِ حدیث کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کی حدیث (قرآنِ مجید)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث (قول وفعل اور تقریر) کو ماننے والا ان دونوں
حدیثوں پر مکمل طور پر بغیر کسی اُمتی کی اجازت اور تقلید کے اعتقاد رکھنے والا اور عمل
کرنے والا۔ ے

فَلَنَا الْحَدِیْثُ وِرَاثَۃٌ نَبَوِیَّۃٌ
وَبِکُلِّ مُحْدِثٍ بِدْعَۃٍ اِحْدَاثُہٗ

لقب اہلِ حدیث کا قرآنِ مجید سے ثبوت

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام قرآنِ مجید میں مُسلم رکھا ہے
جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ الآیۃ (سورۃ الحج: ۷۸)

یعنی اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے تمہارا نام مُسلم رکھا ہے۔
جس طرح ہمیں قرآنِ مجید نے مُسلم کہا ہے اسی طرح اہلِ کتاب کو بھی مُسلم کے
خطاب سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ج
قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ (سورۃ المائدہ: ۱۱۱)

اور جب ہم نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) حواریوں کی طرف وحی بھیجی کہ مجھ پر اور
میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ تب انہوں نے کہا ہم ایمان لائے (اے عیسیٰ علیہ السلام) تو گواہ
رہ ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں۔

لیکن ان مسلمانوں کو پھر قرآن مجید ان لفظوں میں ہدایت فرماتا ہے۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ط

(سورۃ المائدہ : ۴۷)

یعنی اہلِ انجیل کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کرنا چاہیئے۔

فائدہ جلیلہ

اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ مسلمان اپنی کتاب کی طرف بھی منسوب ہوسکتے ہیں۔ جیسے عیسائیوں کو مسلمان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ انجیل کے لقب سے نوازا ہے اور اسی لقب سے انہیں خطاب کیا گیا ہے ان کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ ہماری کتاب کا نام خود کتاب میں ہی حدیث رکھا گیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول وفعل اور تقریر بھی حدیث ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

لفظ حدیث قرآنِ مجید اور طریقۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو شامل ہے۔ گویا کہ اہلِ حدیث کہلانا مسلم ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ ہم مسلم بھی ہیں اور اہلحدیث بھی۔ جیسے عیسائی مسلم بھی ہیں اور اہلِ انجیل بھی۔

نیز مسلم کا معنیٰ ہے فرمانبردار اور اہلِ حدیث کا معنی بھی یہی ہے یعنی قرآن مجید اور طریقۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنے والا۔

پس اہلحدیث کہلوانے میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اس کا ثبوت قرآنِ مجید سے واضح تر ہوگیا ہے۔

اہلحدیث کیلئے جنّت کی خوشخبری

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَجِیْءُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَمَعَھُمُ الْمَحَابِرُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ طَالَ مَاکُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیٍّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقُوْا اِلَی الْجَنَّۃِ“

(رواہ الطبرانی القول البدیع ص۲۵۱)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب اہلحدیث اس حال میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ (قلمیں اور) دواتیں (بھی) ہوں گی (جن سے وہ احادیث لکھا کرتے تھے) تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ تم اہلحدیث ہو جو لمبی مدت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھتے رہے ہو (لہٰذا اب تم جنت کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

اہلِ حدیث ناجی گروہ ہے

امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن بشر فرماتے ہیں۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَنِ الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ مِنْ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً؟ قَالَ اَنْتُمْ یَا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ۔

(شرف اصحاب الحدیث ص۱۴)

یعنی میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا۔

۷۳ تہتر گروہوں میں سے نجات پانے والا کونسا گروہ ہے ؟ (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہی تو ہو اے اہل حدیث "۔

اہلِ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلَی الْخُلَفَآءِ مِنِّیْ وَمِنْ اَصْحَابِیْ وَمِنَ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ ھُمْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَالْاَحَادِیْثِ عَنِّیْ وَعَنْھُمْ فِی اللّٰہِ وَلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ "

(شرف اصحاب الحدیث ص ۱۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے فرمایا خبردار ! کیا میں تم کو بتا دوں کہ میرے اور میرے اصحاب رض کے اور مجھ سے پہلے انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین اور خلیفہ کون لوگ ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآنِ مجید اور میری احادیث کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے۔

اہلحدیث کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاءِ رحمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَآئِیْ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَمَنْ خُلَفَآءُکَ ؟ قَالَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۱۱ شرف اصحاب الحدیث ص ۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف فرما ہوئے تو آپ نے دُعا فرمائی۔
اے اللہ تعالےٰ میرے خلیفوں پر رحم فرما۔ ہم نے کہا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے خلیفہ کون لوگ ہیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث وسُنن روایت کریں گے اور لوگوں کو بھی سکھائیں گے۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی خُلَفَاءِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ سُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا عِبَادَ اللّٰہِ۔

(جامع بیان العلم وفضلہ جا صـ۴۶)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو لوگوں نے کہا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ (تو) آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میری سُنّت سے محبت کریں گے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سکھائیں گے۔
(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ)

طائفہ منصورہ کی فضیلت اور اس کا تعیّن

طائفہ منصورہ کی فضیلت اور مَنقبت میں کئی صحابۂ کرام رضہ سے روایات وارد ہوئی ہیں اگر ان کو صحاحِ ستّہ وغیرہ کُتبِ احادیث سے انتخاب کر کے ان کی پُوری تخریج

وتشریح کی جائے تو اس پر خاصا دفتر تیار ہو سکتا ہے۔ مگر ہم مزید تفصیل میں پڑنے کی بجائے نہایت اختصار کے ساتھ صرف تین صحابۂ کرامؓ کی روایات ہی معزز قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت امیر معاویہؓ (المتوفی سنہ ۶۰ھ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قَائِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَی النَّاسِ۔

(مُسلم شریف ج ۲ ص ۱۴۳)

میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرے وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا حکم (قیامت) آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہی رہیں گے۔

۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ (المتوفی سنہ ۵۰ھ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

(سنن دارمی ج ۲ ص ۲۱۳، بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۷ واللفظ لہٗ)

۳۔ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسلم ج ۲ ص ۱۴۳، ابن ماجہ ص ۳ واللفظ لہٗ)

حضرت ثوبانؓ (المتوفی ۵۴ھ) سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شاملِ حال ہوگی۔ اس کی مخالفت کرنے والے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (قیامت) آجائے۔

فوائد

مذکورہ بالا تینوں روایات صحیحہ و صریحہ سے آفتاب نیمروز کی طرح مندرجہ ذیل تین باتیں معلوم اور آشکارا ہوئی ہیں۔

- اُمّتِ محمدیہ میں سے ایک جماعت ہمیشہ (حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک ہر دور میں) حق پر قائم رہے گی۔
- اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال ہوگی۔
- اس کی مخالفت کرنے والے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور یہ جماعت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔

واضح ہو کہ مُخبرِ صادق امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارتِ عظمیٰ لازمی اور حقیقی طور پر سب سے پہلے حضرات صحابہ کرامؓ تابعین و تبع تابعین عظامؒ کے لئے ہے۔ اس کے بعد اس بشارت کے لائق و مستحق صرف وہی جماعت ہوگی جس نے سلف صالحین کے طرزِ عمل کو اختیار کیا اور وہ اہلحدیث کی جماعت ہے جو ان کے نقشِ قدم پر ہے۔

مروّجہ تقلیدی مذاہبِ اربعہ (حنفی مالکی شافعی اور حنبلی) کا سلسلہ چونکہ زمانہ خیر القرون کے بعد کا ہے اسلیئے ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا حقدار ہونا محلِ نظر ہے۔ ان کے تقلیدی مذاہب کا وجود نامسعود حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابۂ کرامؓ، تابعینؒ و تبع تابعینؒ کے مبارک زمانہ میں نہ تھا۔

جیسا کہ شاہ ولی اللہ حنفی دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ وَاحِدٍ بِعَیْنِہٖ۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج۱ ص۱۵۲)

یعنی جان لو بلاشبہ لوگ چوتھی صدی ہجری سے پہلے کسی خالص ایک مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے۔

اور اسی طرح مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی (المتوفی ۱۳۳۴ھ) لکھتے ہیں:۔

"پس اسی واسطے تیسری یا چوتھی صدی میں چاروں ائمہ کے مذہب مقرر ہوئے۔"

(حدائق الحنفیہ صفحہ ۴ مطبوعہ لاہور)

حاصل کلام

اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ چاروں ائمہ کرام کے مروّجہ تقلیدی مذاہب (حنفی مالکی شافعی حنبلی) تیسری یا چوتھی صدی ہجری میں مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے قبل ان کا وجود نہ تھا۔ اور جس طائفہ منصورہ کی حقیقت اور فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس کے متعلق الفاظ لَا یَزَالُ وارد ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے اس کی ہمیشگی پر دلالت کرتے ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک ہر دور میں وہ جماعت حق پر قائم رہے گی۔

حق پر قائم رہنے والے اہلحدیث ہی ہیں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں طائفہ منصورہ کے متعلق "لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی طائفہ منصورہ وہ جماعت ہے جو ہمیشہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک ہر دور میں) حق پر قائم رہے گی۔

اوّل الذکر لَا یَزَالُ کی تشریح آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اب ثانی الذکر عَلَی الْحَقِّ کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

حق کیا ہے ؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حق ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ۔ (سورۃ البقرۃ : ۹۱)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے جو اُتارا ہے (قرآن مجید) اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا (تورات پر) اور اس کے سوا (یا اس کے بعد جو اُترا اس کو) نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن مجید) حق ہے۔ تصدیق کرتا ہے اس چیز کی جو ان کے پاس ہے۔

اور دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد ہے۔

وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ

مِنْ رَّبِّهِمْ ۝ الآیۃ (سورۃ محمد : ۲)

اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے اُوپر محمدؐ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے اور حق ہے ان کے رب کی طرف سے ۔

● حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اپنے یاد کرنے کیلئے اس کو لکھ لیتا تھا۔ پھر قریش کے لوگوں نے مجھے لکھنے سے منع کیا اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کلام فرماتے ہیں غصے اور خوشی کی (دونوں حالتوں) میں۔ یہ سُن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں سے اپنے مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔

فَقَالَ : اُكْتُبْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ.

پس فرمایا (میری احادیث) لکھو قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس مُنہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

(ابوداؤد ج ۲ ص۱۵۸ واللفظ لہٗ، سنن دارمی ج ۱ ص۱۲۵ ، جامع بیان العلم وفضلہ ج ۱ ص۷۱ ، الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج ۱ صفحہ ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ابن کثیر ج ۴ ص۲۴۷)

خلاصہ مطلب

مذکورہ بالا دونوں آیتوں اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حق ہیں۔[1]

---

[1] اسی لئے ان دونوں (قرآن وحدیث) کے مجموعہ (دینِ اسلام) کو حق کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا

ارشاد ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (سورۃ الصف : ۹)

یعنی اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ساتھ ہدایت کے اور دینِ حق کے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو برا لگے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ دینِ اسلام کامل و اکمل دین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ : ۳)

اس کامل و اکمل دینِ حق کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماعِ عظیم سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں تک ان الفاظ میں پہنچا دیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (المتوفی ۶۸ھ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔

یَاۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَاۤ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(مستدرک حاکم ج ۱ صہ ۹۳، سنن کبریٰ بیہقی ج ۱۰ صہ ۱۱۴ واللفظ لہٗ)

یعنی اے لوگو میں نے تمہارے درمیان جو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ (حدیث شریف) چھوڑا ہے اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو ہرگز کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔

اس سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح سے واضح تر ہو گیا ہے کہ جس دین کو مکمّل و اکمل اور حق کہا گیا ہے وہ بنیادی طور پر صرف دو چیزوں پر مشتمل ہے وہ دو چیزیں قرآنِ مجید اور حدیث شریف ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ کر کوئی اور راستہ نہیں ہے جس پر چل کر کوئی شخص کامیاب و کامران ہو سکے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا ہے۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (آلِ عمران : ۸۵)

ان دونوں پر مکمل طور پر ایمان لانے والا اور عمل کرنے والا حق پر قائم رہنے والا ہے۔
یہ بشارت ساری اُمّت میں سے صرف ایک جماعت کیلئے وارد ہوئی ہے اور وہ جماعت اہل حدیث ہے کیونکہ ان کا مذہب ہی قرآن و حدیث ہے۔ [۲]

مُصطفےٰؐ سے ہم کو ورثے میں ملی ہیں دو کتاب
ایک کلام اللہ دوم آپ کا فصل الخطاب

یعنی جو شخص دینِ اسلام (جو قرآن و حدیث پر مشتمل ہے) کے سوا کوئی اور دین چاہے پس ہرگز نہ قبول کیا جائے گا اس سے اور وہ شخص بیچ آخرت کے خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

(اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْنَ)

[۲] مقلدینِ احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کے نظریات و خیالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں :۔

- دیوبندیوں کے مشہور مفتی مولوی عامر عثمانی (المتوفی ۱۳۹۵ھ) لکھتے ہیں۔

"اس نوع (حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب دیں) کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ مقلدین کیلئے حدیث و قرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ و فقہاء کے فیصلوں اور فتوؤں کی ضرورت ہے۔ الخ"

(ماہنامہ تجلّی دیوبند جلد ۱۹ شمارہ نمبر ۱۱ صـ۴۷)

- عہدِ حاضر کے نامور حنفی وکیل غالی مقلد دیوبندیوں کے مشہور مناظر مولوی محمد امین صاحب صفدر جالندھری لکھتے ہیں :۔

"مذہبِ حنفی ائمہ ثلاثہ کے مفتیٰ بہ اقوال کا نام ہے۔ خلاف مذہب کسی کی ذاتی رائے یا شاذ روایات کو مذہب حنفی کہنا جھوٹ ہے فریب اور دھوکہ ہے وہ ہمارے خلاف مفتیٰ بہ قول پیش کریں۔"

(تحقیق مسئلہ تراویح صـ۳۱)

● دیوبندیوں کے مشہور مولوی ظفر احمد عثمانی کے مریدِ خاص منشی علی محمد صاحب لکھتے ہیں :۔
"اب سنیئے کہ حنفیت کے معنی کیا ہیں ؛ فقہ حنفی کی بنیاد ائمہ ثلاثہ امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ مندرجہ ذیل دو اماموں کے اُستاد ہیں ابو یوسف اور امام محمدؒ کے اقوال پر ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام ابو یوسف امام محمدؒ کے اقوال دراصل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے اقوال ہیں اس لئے حاصل یہ نکلا کہ فقہ حنفی کا دارومدار اقوال حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں۔

(سیف علی بر گردنِ غوی صہ۱۵ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

"لہٰذا بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات کے اقوال کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے سوا کسی شخص کا قول ماننے کیلئے مجبور نہیں ہیں۔" (ایضاً صہ۱۶)

"لہٰذا یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ ہم پکے حنفی ہیں جو عزت ہمارے دل میں بلحاظ اتباع و تقلید امام صاحبؒ کی ہے وہ درجہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ (ایضاً صہ۱۷)

● بریلویوں کے اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت مولوی احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں :۔

وَالْعَمَلُ بِالْحَدِيْثِ بِتَرْكِ التَّقْلِيْدِ عِنْدَ عَدَمِ بُلُوْغِ دَرَجَةِ الْاِجْتِهَادِ ضَلَالٌ فِي الدِّيْنِ وَاِتِّبَاعُ غَيْرِ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ"

اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رُتبہ اجتہاد حاصل نہ ہو۔ دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا چلنا ہے۔

(رسائل رضویہ حصہ اول صہ۵۵، ۵۷)

● بریلویوں کے مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں نعیمی (المتوفی ۱۳۹۱ھ) رقمطراز ہیں۔
"قاعدہ ۱۳ حدیث کا ضعیف ہو جانا غیر مقلدوں کیلئے قیامت ہے کیونکہ ان کے مذہب کا دارومدار ان روایتوں پر ہی ہے۔ روایت ضعیف ہوئی تو ان کا مسئلہ بھی فنا ہوا مگر حنفیوں کیلئے کچھ مضر نہیں کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں ان کی دلیل صرف قولِ امام ہے الخ (جاء الحق حصہ دوم صہ۹)

ع کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

خلیفہ ہارون الرشیدؒ کی شہادت

حضرت امام محمدؒ بن عباسؒ مصری فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ ہارون الرشید (المتوفی ۱۹۳ھ) سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں۔

طَلَبْتُ اَرْبَعَةً فَوَجَدْتُّهَا فِیْ اَرْبَعَةٍ ، طَلَبْتُ الْکُفْرَ فَوَجَدْتُّهٗ فِی الْجَهْمِیَّةِ ، وَطَلَبْتُ الْکَلَامَ وَالشَّغَبَ فَوَجَدْتُّهٗ فِی الْمُعْتَزِلَةِ وَطَلَبْتُ الْکِذْبَ فَوَجَدْتُّهٗ عِنْدَ الرَّافِضَةِ وَطَلَبْتُ الْحَقَّ فَوَجَدْتُّهٗ مَعَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ۔ (شرف اصحاب الحدیث)

یعنی میں نے چار چیزوں کی تلاش کی تو ان کو چار گروہوں میں پا لیا۔ میں نے کفر کو تلاش کیا تو اسے جہمیہ میں پایا اور علم کلام و جھگڑے بکھیڑے کو معتزلہ میں پایا اور جھوٹ کو رافضیوں میں پایا اور جب میں نے حق (قرآن وحدیث) کی تلاش کی تو اسے اہلحدیث کے ساتھ پایا۔

امام ولید کرابیسیؒ کی اپنی اولاد کو آخری وصیت

امام احمد بن سنانؒ (المتوفی ۲۵۹ھ) فرماتے ہیں:۔

کَانَ الْوَلِیْدُ الْکَرَابِیْسِیُّ خَالِیْ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِیْهِ تَعْلَمُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ بِالْکَلَامِ مِنِّیْ ؟ قَالُوْا: لَا: قَالَ فَتَتَّهِمُوْنِیْ قَالُوْا : لَا : قَالَ فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ

اَتَقبلُونَ ؟ قَالُوا : نعَمْ : قَالَ عَلَيْكُمْ بِمَا عَلَيْهِ اَصْحَابُ الحَدِيْثِ فَاِنِّي رَأَيْتُ الحَقَّ مَعَهُمْ لَسْتُ اَعْنِي الرُّؤسَاءَ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ المُدقِّيْنَ اَلَمْ تَرَ اَحَدَهُمْ يَجِيئُ اِلَى الرَّئِيْسِ مِنْهُمْ فَيُخَطِّئُهُ وَيُهَجِّنُهُ۔

(شرف اصحاب الحدیث ص ۳۱،۳۲)

"میرے ماموں امام ولید کرابیسی (المتوفی سنہ ھ) نے اپنے آخری وقت میں اپنی اولاد کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم علمِ کلام اور مناظرے اور باتیں بنانے میں مجھ سے زیادہ عالم کسی کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں (پھر) فرمایا کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں (پھر) فرمایا اگر میں تم کو کوئی وصیت کروں تو کیا تم قبول کروگے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے اوپر لازم کرلو (وہ مذہب) جس پر اہلحدیث (گامزن) ہیں بلاشبہ میں نے حق ان کے ساتھ دیکھا ہے۔ ان کے اکابرین کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ انکے چھوٹے افراد بھی حق گوئی کے جذبات سے اس قدر پُر ہیں کہ بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کردیتے ہیں ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔"

حاصل کلام

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ حق (قرآن و حدیث) پر قائم رہنے والی جماعت اہلحدیث ہی ہے ۔ سلف صالحین نے اسی جماعت کے ساتھ حق کو پایا ہے۔ اسی لئے وہ اپنی اولادوں کو وصیت کرتے چلے آئے ہیں کہ جماعتِ اہلحدیث کے مذہب (قرآن وحدیث) کو لازم پکڑو۔ نیز اہلحدیث کی حقانیت کی ایک دلیل سلف صالحین سے یہ بھی واضح ہوئی کہ اگر کوئی شخص غلط چال چلے تو ان کے اکابرین تو ایک طرف رہے ان کے چھوٹے افراد بھی بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر حق بات واضح کردیتے ہیں۔

طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے

قارئین حضرات ! آپ نے طائفہ منصورہ کی دو روشن علامتیں اور واضح خوبیاں جو خود حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں موجود تھیں، پڑھ لی ہیں اور یہ بھی معلوم کر چکے ہیں کہ ان خوبیوں کا اہل اور مصداق کون ہے ؟

اب اس کی مزید تشریح محدثینِ عظام و فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کی زبانی ملاحظہ فرمائیں ۔

امام عبداللہؒ بن مبارک کی شہادت

آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ مخفی نہ رہے کہ آپ امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں ہشامؒ بن عروہؒ امام مالکؒ ، امام ثوریؒ ، امام شعبہؒ اور امام اوزاعیؒ کے علاوہ بہت سے حضرات کے نام پائے جاتے ہیں۔

سفیانؒ بن عیینہؒ ، یحییٰ بن سعیدؒ اور یحییٰ بن معینؒ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بڑے خداشناس عالم تھے۔ آپ کی تعریف میں حسب ذیل کلمات استعمال کئے گئے ہیں۔ امام ، فقیہہ ، حافظِ حدیث ، زاہد ، متقی ، سخی ، معتمد اور پختہ کار وغیرہ۔

امام اسماعیلؒ بن عباسؒ کہتے ہیں کہ "میں نے دنیا میں عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ تعالٰے نے تمام پاکیزہ خصائل آپ کی ذات میں جمع کر دیئے تھے۔ بغداد میں اکثر اوقات قیام رہتا اور درس حدیث دیتے تھے۔"

(اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ صد ۶۱۲)

امام ابوبکر احمدؒ بن علیؒ خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) کی معرکۃ الآراء مشہور و معروف کتاب شرف اصحاب الحدیث ص۱۵ پر طائفہ منصورہ والی روایت کے ساتھ امام عبداللہ بن مبارکؒ کا فیصلہ بایں الفاظ مرقوم ہے۔

"قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُمْ عِنْدِیْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ"

یعنی امام عبداللہؒ بن مُبارک نے فرمایا کہ میرے نزدیک طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے اہلحدیث کی شان اور اہل الرائے کی مذمت بایں الفاظ فرمائی ہے۔

"اَلدِّیْنُ لِاَھْلِ الْحَدِیْثِ، وَالْکَلَامُ وَالْحِیَلُ لِاَھْلِ الرَّأْیِ[۱]، وَالْکِذْبُ لِلرَّافِضَۃِ۔"

(المنتقٰی من منہاج الاعتدال ص۴۸۱)

یعنی دین اسلام کے حامل و عامل اہلحدیث ہیں اور کلام (باتیں بنانا) اور حیلہ بازی کرنا اہل الرائے کے لئے ہے اور جھوٹ رافضیوں کے لئے ہے۔

---

[۱] امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی المتوفی ۵۴۸ھ رقمطراز ہیں:۔

ثُمَّ الْمُجْتَھِدُوْنَ مِنْ اَئِمَّۃِ الْاُمَّۃِ مَحْصُوْرُوْنَ فِیْ صِنْفَیْنِ، لَا یَعْدُوَانِ اِلٰی ثَالِثٍ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَاَصْحَابُ الرَّأْیِ۔

اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ: وَھُمْ اَھْلُ الْحِجَازِ، ھُمْ اَصْحَابُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ وَاَصْحَابُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَصْحَابُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاَصْحَابُ دَاؤدَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْفَھَانِیِّ وَاِنَّمَا سُمُّوْا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ لِاَنَّ عِنَایَتَھُمْ بِتَحْصِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَنَقْلِ الْاَخْبَارِ وَبِنَاءِ الْاَحْکَامِ عَلَی النُّصُوْصِ، وَلَا یَرْجِعُوْنَ اِلَی الْقِیَاسِ الْجَلِیِّ وَالْخَفِیِّ مَا وَجَدُوْا خَبَرًا اَوْ اَثَرًا۔

قَالَ الشَّافِعِیُّ : اِذَا وَقَدْ وَجَدْتُّمْ لِیْ مَذْهَبًا، وَوَجَدْتُّمْ خَبَرًا عَلٰی خِلَافِ مَذْهَبِیْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ مَذْهَبِیْ ذٰلِكَ الْخَبَرُ ....

اَصْحَابُ الرَّأْیِ : وَهُمْ اَهْلُ الْعِرَاقِ هُمْ اَصْحَابُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ، وَمِنْ اَصْحَابِهٖ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَاَبُوْ یُوْسُفَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاضِیْ وَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَیْلِ وَالْحَسَنُ بْنُ الزِّیَادِ اللُّؤْلُؤِیُّ وَابْنُ سَمَاعَةَ وَعَافِیَةُ الْقَاضِیْ وَاَبُوْ مُطِیْعٍ الْبَلْخِیُّ وَبِشْرٌ الْمَرِیْسِیُّ وَاِنَّمَا سُمُّوْا اَصْحَابَ الرَّأْیِ، لِاَنَّ اَكْثَرَ عِنَایَتِهِمْ بِتَحْصِیْلِ وَجْهِ الْقِیَاسِ وَالْمَعْنَی الْمُسْتَنْبَطِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَبِنَاءِ الْحَوَادِثِ عَلَیْهَا وَرُبَمَا یُقَدِّمُوْنَ الْقِیَاسَ الْجَلِیَّ عَلٰی اٰحَادِ الْاَخْبَارِ ''

(الملل والنحل ج ۱ ص ۲۰۶، ۲۰۷)

یعنی امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ائمہ مجتہدین دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں تیسرا گروہ یہاں کوئی ہے ہی نہیں۔ ایک اصحاب الحدیث اور دوسرے اصحاب الرائے ۔

اصحاب الحدیث (اہلحدیث) تو اہلِ حجاز ہیں وہ یہ ہیں امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس الشافعیؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام احمد بن حنبلؒ امام داؤد بن علی بن محمد اصفہانیؒ اور ان کے اصحاب وغیرہم رحمہم اللہ علیہم اجمعین ان کا نام اہلحدیث اسلئے رکھا گیا ہے کہ ان کی تمام تر توجہ احادیث واخبار پر ہے اور یہ احکام شریعت کی بنیاد انہی نصوص پر رکھتے ہیں اور حدیث وخبر کی موجودگی میں قیاس جلی وخفی کو اہمیت نہیں دیتے ۔

امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جب تم میرا مذہب پاؤ اور پاؤ تم کوئی حدیث میرے مذہب کے خلاف تو جان لو کہ بلا شبہ میرا ______

اصحاب الرائے تو وہ اہلِ عراق ہیں جو امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب امام محمد بن حسنؒ، امام ابو یوسفؒ امام زفر بن ہذیلؒ، امام حسن بن زیاد لؤلویؒ، امام ابن سماعہ، امام عافیہ قاضیؒ، امام ابو مطیع وغیرہم رحمہم اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ ان کا نام اصحاب الرائے اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کی زیادہ تر توجہ قیاس اور احکام سے مستنبط معانی کی طرف ہوتی ہے۔ اور انہی چیزوں پر یہ احکام وحوادث کی بنیاد رکھتے ہیں اور لبا اوقات اخبار احاد (حدیث) پر بھی قیاس جلی کو مقدم رکھتے ہیں۔

امام یزیدؒ بن ہارونؒ کی شہادت

آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ امام احمدؒ بن حنبل اور امام علیؒ بن مدینی وغیرہما آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ امام علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے یزیدؒ بن ہارونؒ سے زیادہ قوی حافظہ کا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ حدیث کے حافظ اور عالم تھے۔ زاہد عابد اور ثقہ تھے۔ طائفہ منصورہ والی روایت کے ساتھ مرقوم ہے۔

"قَالَ يَزِيدُ بْنُ هٰرُوْنَ اِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْهُمْ" (شرف اصحاب الحدیث ص۱۵)

یعنی امام یزیدؒ بن ہارونؒ نے فرمایا کہ اگر طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا اور کون ہوسکتا ہے۔"

امام علیؒ بن عبداللہؒ کی شہادت

آپ حضرت جعفرؒ کے پوتے ہیں۔ اور ابن مدینی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ حدیث کے حافظ ہیں اپنے والد اور حمادؒ کے علاوہ بہت سے حضرات سے روایت کرتے ہیں۔ آپ امام بخاریؒ امام ابویعلیٰؒ اور امام ابوداودؒ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کے استاد ابن المہدیؒ فرماتے ہیں کہ امام علیؒ بن مدینی احادیثِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے صرف خدمتِ حدیث کیلئے پیدا کیا تھا۔ (اکمال ص۶۱۵)

امام ترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ) طائفہ منصورہ والی روایت نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں :-

"قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ"

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۳ واللفظ لہ۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۴)

یعنی امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری نے کہا کہ امام علیؒ بن مدینی نے فرمایا کہ طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے۔

امام احمدؒ بن حنبلؒ کی شہادت

آپ کا نام احمدؒ، ابوعبداللہ کنیت، باپ کا نام محمدؒ ہے مگر حنبلؒ دادا کی طرف نسبت ہے۔ آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں بغداد ہی میں فوت ہوئے۔ آپ ائمہ اربعہ مشہورہ میں سے ایک ہیں۔ آپ فقہ اور حدیث کے امام اور نہایت متقی اور عابد اور زاہد واقع ہوئے ہیں۔ آپ کو حدیث کے فن میں پوری طرح مہارت حاصل تھی۔ آپ حدیث کی جستجو میں بغداد کے علاوہ کوفہ بصرہ مکہ مدینہ یمن شام اور جزیرہ وغیرہ گئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ فرمایا آپ کے اساتذہ میں امام یزیدؒ بن ہارونؒ، امام یحییٰؒ بن سعید القطانؒ، امام سفیانؒ بن عیینہؒ، امام شافعیؒ اور امام عبدالرزاقؒ بن ہمامؒ وغیرہم کے نام ملتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ میں سے آپ کے دونوں بیٹے صالحؒ اور عبداللہؒ، چچا زاد بھائی حنبلؒ اور اسحاقؒ نیز حضرت امام محمدؒ بن اسماعیل بخاریؒ، حضرت امام مسلمؒ بن حجاج نیشاپوریؒ، حضرت امام ابو زرعہؒ اور ابوداؤد سجستانی وغیرہم کے نام پائے گئے ہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں امام احمدؒ بن حنبلؒ سے زیادہ کسی متقی محدث اور فقیہ کو نہیں چھوڑا۔ امام احمدؒ بن سعید دارمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے کسی

شخص کو احمدؒ بن حنبلؒ سے زیادہ حافظِ حدیث اور اس کے معانی سمجھنے والا نہیں
نہیں دیکھا۔ (اکمال صفحہ ۶۳)

الغرض آپ کے بے شمار فضائل ومناقب اسماءالرجال کی کتابوں میں بکھرے
پڑے ہیں۔ طائفہ منصورہ والی روایت کی تشریح کے سلسلے میں آپ کا بیان بایں
الفاظ مرقوم ہے۔

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنْ لَّمْ یَکُوْنُوْا اَهْلَ الْحَدِیْثِ
فَلَا اَدْرِیْ مَنْ هُمْ۔

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۴۳ واللفظ لہ، شرف اصحاب الحدیث ص ۱۴)

یعنی امام احمدؒ بن حنبلؒ نے فرمایا کہ اگر طائفہ منصورہ سے مراد اہلحدیث کا طبقہ نہیں
ہے تو پھر میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔

امام بخاریؒ کی شہادت

امام ابوعبداللہ محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری کی پیدائش ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز
جمعۃ المبارک اور وفات شوال کی پہلی شب ۲۵۶ھ میں ہوئی۔ آپ کی شخصیت
محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کا سفر کیا اور تمام
ممالک کے محدثین کرام سے ملاقات کی۔ اور خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام
اور مصر میں احادیث جمع کیں۔

آپ نے حدیث بڑے بڑے حفاظِ حدیث سے حاصل کی۔ ان میں مکیؒ بن ابراہیم
بلخی، عبیداللہ بن موسیٰ العبسیؒ، ابوعاصم شیبانیؒ، علی بن المدینیؒ، احمدؒ بن حنبلؒ
یحییٰؒ بن معینؒ، عبداللہ بن زبیرؒ حمیدی اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین شامل ہیں
حضرت امام نجمؒ بن فضلؒ نے کہا کہ میں نے حضرتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

خواب میں دیکھا کہ حضرت امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانِ قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کا اتباع کرتے ہیں۔

(الکمال ص۶۳۰)

حضرت امام ابوزکریا محی الدینؒ بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ، حافظ ابوفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ المتوفی ۱۱۷۶ھ رقمطراز ہیں۔

عَنْ اَبِی سَهْلٍ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمَرْوَزِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَازَیْدِنِ الْمَرْوَزِیَّ یَقُوْلُ کُنْتُ نَائِمًا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا زَیْدٍ اِلٰی مَتٰی تُدَرِّسُ کِتَابَ الشَّافِعِیِّ وَلَا تُدَرِّسُ کِتَابِیْ ؟ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا کِتَابُکَ ؟ قَالَ جَامِعُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ یَعْنِیْ صَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ.

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۱، الکمال ص۶۳۱، تہذیب الاسماء واللغات ج ۲ ص۲۳۴، مقدمہ فتح الباری الجزء الثانی ص۲۶۲)

حضرت امام ابوسہل محمدؒ بن ابوزید مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزید مروزی سے سُنا، آپ فرماتے ہیں کہ میں رُکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا۔ پس میں نے خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوزید تم کب تک امام شافعیؒ کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ اور میری کتاب نہ پڑھاؤ گے؟

میں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی کتاب کون سی ہے؟ فرمایا محمدؒ بن اسماعیلؒ کی جامع یعنی صحیح البخاری میری کتاب ہے۔"

حضرت امام عبدالواحدؒ بن آدمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے۔ آپ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاریؒ کی وفات کی خبر سُن لی۔ معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ (الکمال صا۶۳)

الغرض آپ کے بے شمار مناقب وفضائل اسماء الرجال کی کتابوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپ کو امام المسلمین اور امیر المومنین فی الحدیث کے القاب سے بھی نوازا گیا ہے۔ شرف اصحاب الحدیث صفحہ ۱۵ میں طائفہ منصورہ والی روایت کے ساتھ آپ کا فیصلہ بایں الفاظ مرقوم ہے۔

فَقَالَ الْبُخَارِیُّ یَعْنِیْ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ۔

یعنی امام بخاریؒ نے فرمایا طائفہ منصورہ سے مراد اہلحدیث کا طبقہ ہے۔

امام ترمذیؒ کی شہادت

یہ حضرت امام ابو عیسٰےؒ محمدؒ بن عیسٰےؒ ترمذی ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۰۹ھ میں اور وفات ترمذ میں بتاریخ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں ہوئی۔ آپ کے اساتذہ میں قتیبہؒ بن سعیدؒ، محمودؒ بن غیلانؒ، محمدؒ بن بشارؒ، احمدؒ بن منیعؒ، محمدؒ بن مثنیؒ، سفیانؒ بن وکیعؒ، محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری، وغیرہم کے نام ملتے ہیں۔ خود آپ سے جماعتِ کثیر روایت کرتی ہے۔ جن میں محمدؒ بن احمدؒ محبوب مروزی بہت مشہور ہیں۔ آپ ایک شہرت یافتہ محدث، حافظ حدیث عالم ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے جامع

ترمذی شریف سب سے اچھی کتاب ہے۔ اس کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب سے کم ہے۔ اس میں دو چیزیں ایسی ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ہیں مثلاً ذکرِ مذاہب استدلال کے طرق، انواعِ حدیث، اس میں جرح و تعدیل بھی ہے۔ آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصّہ ہے۔ اس میں انہوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ کتاب مرتّب کی تو علمائے حجاز، علمائے خراسان اور علمائے عراق کے سامنے پیش کی۔ سب نے اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ آپ اپنی سند سے طائفہ منصورہ والی روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

(ترمذی ج ۲ ص ۴۳ واللفظ لہٗ، شرف اصحاب الحدیث ص ۱۵، مشکوٰۃ ص ۵۸۴)

یعنی امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ (ان کے استاد) امام محمدؒ بن اسماعیل بخاریؒ نے کہا کہ امام علی بن مدینیؒ نے فرمایا کہ طائفہ منصورہ سے اہلحدیث کا طبقہ مراد ہے۔

امام محمدؒ بن حبّانؒ کی شہادت

آپ ابنِ حبانؒ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ ۳۵۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام نسائیؒ، ابویعلیٰؒ، ابوبکر بن خزیمہؒ وغیرہم کے نام ملتے ہیں۔

امام ذہبیؒ نے بیان کیا کہ آپ حافظِ حدیث، علّامہ اور فقیہ ہونے کے ساتھ علم طب اور دیگر فنون میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔

امام حاکمؒ نے بیان کیا آپ علم کے برتنوں میں سے ایک برتن ہیں۔ چنانچہ امام محمدؒ بن حبانؒ فرماتے ہیں۔

هٰذَا بَيَانٌ صَحِيْحٌ عَلٰى اَنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ اَهْلُ الْحَدِيْثِ۔

(جواہر البخاری ص۱۴ ، راہ سنّت ص۹۲)

یعنی یہ بات درست ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب اہلحدیث ہوں گے۔

امام احمدؒ بن سنانؒ کی شہادت

حضرت امام ابو حاتمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمدؒ بن سنانؒ سے سُنا۔ آپ نے طائفہ منصورہ والی روایت ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ هُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاَصْحَابُ الْاٰثَارِ

(شرف اصحاب الحدیث ص۱۵)

یعنی اس (طائفہ منصورہ) سے مراد اہلِ علم اور اہلِ حدیث ہیں۔

امام احمدؒ بن حنبلؒ کے اُستاد امام عبدالرزاقؒ کی شہادت

آپ کی کُنیت ابو بکر ہے۔ بہت مشہور بزرگ ہیں۔ آپ ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابن جریجؒ اور امام معمرؒ کے نام ملتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں امام احمدؒ بن حنبلؒ اور امام اسحاقؒ اور امام رمادیؒ وغیرہم کے نام پائے گئے ہیں۔ آپ بہت سی کتب کے مصنف بھی ہیں۔

(الکمال ص۶۱۴)

حضرت امام محمدؒ بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ بن حنبلؒ سے سُنا کہ ان کے سامنے ان کے اُستاد امام عبدالرزاق بن ہمامؒ نے قرآنِ مجید سورۃ التوبہ کی آیت ۱۲۲ :۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ٥ پڑھی اور اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا۔ قَالَ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ یعنی وہ لوگ اہل حدیث ہیں۔

(شرف اصحاب الحدیث ص۳۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہلحدیث کے امام ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ج (الآیۃ)

(سورہ بنی اسرائیل : ۷۱)

"یعنی جس دن بلائیں گے ہم سب لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ۔"

واضح ہو کہ اس آیت میں امام سے مراد انبیاء کرام ہیں۔ جیسا کہ حضرت مجاہدؒ اور حضرت قتادہؒ کا بیان ہے کہ ہر اُمّت قیامت کے دن اپنے نبی کے ساتھ بلائی جائے گی۔

سورۃ یونس آیت ۴۷ میں ہے :۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ج فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥

یعنی ہر اُمّت کے واسطے ایک رسول ہے۔ جب ان کے رسول آئیں گے تو ان کے ساتھ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔"

مفسرِ قرآن امام ابن کثیرؒ (المتوفی ۷۷۴ھ) نے اس مقام پر جلیل القدر ائمہ، مفسرین سے لفظ امام کی تفسیر نامۂ اعمال بھی نقل فرمائی ہے۔ اور آخر میں فرماتے ہیں

کہ یہ تفسیر پہلی تفسیر کے خلاف نہیں ہے۔ ایک طرف نامۂ اعمال ہاتھ میں ہوگا۔ اور دوسری طرف خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام سامنے موجود ہونگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (الزمر : ۶۹)

یعنی زمین اپنے ربّ کے نور سے چمکنے لگے گی۔ اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا، اور نبیوں اور گواہوں کو موجود کر دیا جائے گا۔ اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔"

حافظ صاحبؒ، حضرت مجاہدؒ اور حضرت قتادہؒ کی تفسیر نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔

وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ هٰذَا اَكْبَرُ شَرَفٍ لِّاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ اِمَامَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صہ ۵۲)

یعنی بعض سلف صالحینؒ نے فرمایا ہے کہ اہل حدیث کے لئے یہ سب سے بڑا شرف و اعزاز ہے کہ ان کے امام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

؎ نبی کے اُمّتی ہیں ہم نہ کہلائیں گے کسی کے ہم
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

؎ ہم تو اہلحدیث ہیں بھایا یہ نام ہم کو
سالارِ انبیاءؐ ہیں کافی امام ہم کو

---

[۱] امام جلال الدین سیوطیؒ نے بھی یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ کے ذیل میں لکھا ہے قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ هٰذَا اَكْبَرُ شَرَفٍ لِّاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ اِمَامَهُمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بدور السافرۃ فی امور الآخرۃ صہ ۳۲)

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اہلحدیث تھے

● ظہورِ اسلام سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبدِ شمس بن صخر تھا۔ جب حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ یمن کے قبیلہ دَوس سے تعلق رکھتے تھے آپ کی والدہ کا نام امیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن رافع رضؓ فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا۔ آپ کی کُنیت ابوہریرہ رضؓ کیسے پڑ گئی؟ انہوں نے فرمایا میں اپنی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلّی تھی۔ میں رات کے وقت اسے درخت پر رکھ دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا۔ اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا اس لئے لوگوں نے مجھے ابوہریرہ رضؓ کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔

(ترمذی شریف مناقب ابوہریرۃ رضؓ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک دن میں آستین کے اندر بلّی لئے ہوئے تھا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر پڑ گئی تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ بلّی ہے۔ فرمایا یَا اَبَا هُرَيْرَةَ (رضی اللہ عنہ) یعنی اے چھوٹی بلّی والے۔

(استیعاب ترجمہ ابوہریرہ رضؓ)

اَبُوْ هُرَيْرَة کے معنی ہیں چھوٹی بلّی والا۔ هُرَيْرَةٌ، هِرَّةٌ کی تصغیر ہے هِرَّةٌ (بلّی)۔ هُرَيْرَةٌ (چھوٹی بلّی)

آپ کا رنگ گندمی، سینہ چوڑا، دانت کشادہ، داڑھی گھنی اور لمبی تھی، مونچھیں منڈواتے تھے۔ آپ نے ۷ھ میں تقریباً تیس سال کی عمر میں یمن کو چھوڑا

اور مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں سے خیبر میں جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر اسلام قبول کیا اور مسجدِ نبوی میں رہائش پذیر ہو گئے۔

اس بات پر محدثین کا اجماع ہے کہ صحابہؓ کرامؓ میں سب سے زیادہ احادیثِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حافظ حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ آپ کی کل روایات پانچ ہزار تین سو چوہتر ہیں۔ آپ کے بے شمار فضائل و مناقب کتبِ رجال کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

آپ کی وفات مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر مقامِ عقیق میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں ہوئی۔ آپ کا جنازہ مدینہ منورہ لایا گیا۔ ولیدؒ بن عقبہؓ بن ابوسفیانؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

حضرت امام ابوبکرؒ بن ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ

میں سجستان میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایات تصنیف کر رہا تھا۔ میں نے خواب میں حضرت ابوہریرہؓ کو دیکھا کہ ان کا رنگ گندمی داڑھی گھنی ہے اور وہ کپڑے موٹے پہنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ بلاشبہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں

فَقَالَ اَنَا اَوَّلُ صَاحِبِ حَدِیْثٍ کَانَ فِی الدُّنْیَا

تو انہوں نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا صاحبِ حدیث (اہلحدیث) میں تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۹ واللفظ لہ۔ کتاب الاصابہ ج ۴ ص ۲۰۴۔ تاریخ بغداد ج ۹ ص ۴۶۷)

- ۱۶۶۰ احادیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما المتوفی ۶۸ھ کو اصحاب الحدیث (اہلحدیث) کہا گیا ہے۔

(تاریخ بغداد ج ۳ ص ۲۲۷، ج ۹ ص ۱۵۴)

- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَاَی الشَّبَابَ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلے اللہ

عليه وسلم اَمَرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صلے الله عليه وسلم اَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ وَاَنْ نُفْهِمَكُمُ الْحَدِيْثَ فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا۔

(شرف اصحاب الحدیث صہ ۱۲)

حضرت ابوسعید خُدری رضؓ سے مروی ہے کہ بے شک وہ جب نوجوانانِ طالب حدیث کو دیکھتے تو فرماتے کہ تمہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو ہمیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دے رکھا ہے کہ ہم تمہارے لئے اپنی مجلسوں میں کشادگی کریں اور تمہیں حدیثیں سمجھائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلحدیث ہو۔

فائدہ جلیلہ

مذکورہ بالا روایات مقدّسہ کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضؓ کا نام سعد بن مالک رضؓ ہے۔ مگر آپ کنیت ہی سے مشہور ہوئے۔ فاضل اور کثیر الروایات صحابیٔ رسُول ہیں۔ آپ سے ایک ہزار ایک سو ستر (۱۱۷۰) احادیث مروی ہیں۔ آپ کا ۸۴ برس کی عمر میں ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ جنّت البقیع میں سپردِ خاک کئے گئے۔

(الکمال صہ ۶۰۲)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کے فرمان "فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا" سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ صحابۂ کرام رضؓ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے تھے۔ یہ پیارا لقب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مشہور و معروف تھا۔ اس لئے وہ بطورِ ورثہ نبوّت کے اسے اپنے سے حدیث لینے والوں کو عطا فرماتے ہیں اور صاف کہہ رہے ہیں کہ اپنے زمانے میں ہم اہلحدیث ہیں اور ہمارے بعد تم اہلحدیث ہو۔

سید التابعین امام شعبیؒ کا فیصلہ

یہ عامر بن شرجیلؒ کوفی ہیں۔ اور مشہور ذی علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت ۲۲ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سے صحابۂ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابۂ کرامؓ کو دیکھا ہے اور اڑتالیس صحابۂ کرامؓ سے بالمشافہ احادیث سنی ہیں اور کبھی کوئی حرف کسی کاغذ پر نہیں لکھا اور مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی گئی میں نے اسے حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عُیینہؒ کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اپنے زمانہ کے اور امام شعبیؒ اپنے زمانہ کے اور ثوریؒ اپنے زمانہ کے امام تھے۔ اور زہریؒ نے کہا کہ علماء تو چار ہی گزرے ہیں یعنی ابن المسیبؒ مدینہ میں اور شعبیؒ کوفہ میں، حسنؒ بصرہ میں اور مکحولؒ شام میں۔ شعبیؒ ۸۲ سال کی عمر پا کر ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

(اکمال فی اسماء الرجال ص۶۰۴، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص۷۶، تہذیب ج ۵ ص۶۷)

عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَرِہَ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْاِکْثَارَ مِنَ الْحَدِیْثِ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا حَدَّثْتُ اِلَّا بِمَا اَجْمَعَ عَلَیْہِ اَھْلُ الْحَدِیْثِ۔

یعنی امام شعبیؒ نے فرمایا کہ ہم سے پہلے بزرگ (صحابۂ کرامؓ پہلے پہل) کثرتِ روایتِ حدیث کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اگر مجھے پہلے ہی سے یہ علم ہوتا تو میں آپ لوگوں کے سامنے (یعنی اپنے شاگردوں کے سامنے) صرف وہی احادیث بیان کرتا کہ جن پر اہلحدیث کا اجماع واتفاق ہو چکا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص۷۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سید التابعین حضرت امام شعبیؒ اپنے استادانِ حدیث

حضرات صحابۂ کرام رضؓ کو اہلحدیث کے پاک لفظ سے یاد فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ حضراتِ صحابۂ کرام رضؓ اپنے آپ کو خود بھی اہلحدیث کہتے تھے اور تابعین بھی انہیں اہلحدیث ہی کہتے تھے۔

تابعینؒ و تبع تابعینؒ بھی اہلحدیث تھے

جیسا کہ ابھی ابوسعید خدری رضؓ کی روایت سے ظاہر ہو چکا ہے کہ آپ اپنے شاگردوں (تابعین) کو فَاِنَّکُمْ خُلُوْفُنَا وَاَھْلُ الْحَدِیْثِ بَعْدَنَا کہہ کر واضح کر رہے ہیں کہ صحابہ رضؓ کے شاگردان (تابعین) ان کے بعد ان کے خلیفہ اور اہلحدیث ہیں۔ سیّد التابعین امام شعبیؒ کا اہلحدیث ہونا تاریخ بغداد ج ۳ صـ۲۲۷ و ج ۹ صـ۱۵۴ میں بھی وارد ہوا ہے۔

تبع تابعین حضرت سفیانؒ بن عیینہؒ کو تو امام ابوحنیفہؒ نے اہلحدیث بنایا جیسا کہ آئندہ آئے گا۔ نیز ان کو حکماءِ اہل حدیث میں شمار کیا گیا ہے۔

(تاریخ بغداد ج ۹ صـ۱۰۹)

سفیان ثوریؒ تبع تابعین کا اہلحدیث ہونا بھی تاریخ بغداد ج ۳ صـ۲۲۷ و ج ۹ صـ۱۵۴ میں ہے۔ باقی اہلحدیث تابعین و تبع تابعین عظام کی فہرست حضرت امام ابوبکر احمد بن علیؒ خطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ھ نے تاریخِ بغداد ج ۱۲ صـ۲۴۵ اور ج ۱۴ صـ۱۰۵ میں رقم کی ہے اور کچھ لوگوں کو اپنی کتاب "شرف اصحاب الحدیث" میں ذکر کیا ہے۔

امام سُفیانؒ بن عُیَینہ

چنانچہ حنفیوں کے مشہور مولوی فقیر محمدؒ جہلمی المتوفی ۱۳۳۴ھ رقمطراز ہیں :۔
ابو محمد سفیان بن عیینہؒ آٹھویں طبقہ کے محدث ثقہ حافظ اور فقیہ گذرے ہیں
آپ ۱۵ شعبان ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کا باپ آپ کو مکہ معظمہ لے گیا۔ ابھی
بیس سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ پھر کوفہ میں آئے اور امام ابوحنیفہؒ کے پاس تحصیل علمِ
حدیث کیلئے بیٹھے اور ان سے روایت کی ۔ آپ (سفیان بن عیینہ) کا قول ہے کہ
"پہلے پہل امام ابوحنیفہؒ ہی نے مجھ کو اہلحدیث بنایا تھا"
آپ سے اصحابِ صحاحِ ستہ نے بکثرت تخریج کی ہے ۔ امام شافعیؒ کا بیان ہے کہ
اگر آپ اور مالکؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم چلا جاتا ۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کیا ۔ یکم رجب
۱۹۸ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی ۔ الخ

(حدائق الحنفیہ صہ ۱۳۴ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ)

بد دیانتی اور تحریفِ لفظی

واضح ہو کہ مذکورہ بالا حوالہ حدائق الحنفیہ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ایڈیشن تیسرا ، واقع
ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کا ہے ۔ اب جو چوتھا ایڈیشن مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور والوں
نے مع حواشی و تکملہ شائع کیا ہے ۔ اس میں یہ حوالہ صفحہ ۱۵۹ ، ۱۶۰ پر دستیاب ہے ۔ اس
ایڈیشن میں لفظ اہلحدیث کو لفظ محدّث میں بدل کر بد دیانتی اور تحریفِ لفظی کا کمال نمونہ
پیش کیا گیا ہے جو ہر لحاظ سے امانت و دیانت کے سراسر خلاف ہے ۔

؎ آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم نے اگر عرض کی تو شکایت ہوگی

امام مالکؒ

امام مالکؒ بن انسؒ ائمہ اربعہ مشہورہ میں سے ایک ہیں۔ آپ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کے فخر کیلئے اس قدر ہی کافی ہے کہ امام شافعیؒ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ امام شافعیؒ کے علاوہ بیشمار ائمہ حدیث آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ جو امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام ابوداودؒ، امام ترمذیؒ، امام احمد بن حنبلؒ جیسے جلیل القدر محدثین عظام کے اساتذہ میں سے ہیں۔ فن حدیث میں حدیث کی کتاب مدوّن کی جو موٗطا کے نام سے مشہور ہے۔ موٗطا کو تدوین بخاری سے پہلے وہی درجہ حاصل رہا ہے جو کتب حدیث میں بخاری کو حاصل ہے۔ آپ علم کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ حتیٰ کہ حدیث بیان کرنا ہوتی تو وضو کر کے مسند پر بیٹھتے، داڑھی سنوارتے، خوشبو استعمال کر کے باوقار ہو کر حدیث بیان کرتے۔ بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ ہارون ایسے خلیفہ کی دعوت اور عطیہ کو پایۂ استحقار سے ٹھکرا دیا مگر خلیفہ کے درِ دولت پر حاضر ہو کر موٗطا سنانے کو پسند نہ کیا۔ آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث وفقہ میں تمام لوگوں کے امام تھے۔

(اکمال ص۶۲۸)

● آپ فرمایا کرتے تھے۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْیِیْ فَکُلُّ مَاوَافَقَ الْکِتٰبَ وَالسُّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَکُلُّ مَالَمْ یُوَافِقْ فَاتْرُکُوْہُ۔ (مختصر المؤمل ص۱۴)

یعنی میں بھی ایک انسان ہوں کبھی میری رائے صحیح ہوتی ہے اور کبھی غلط۔ اب تم میری رائے کو دیکھ لو جو کتاب وسنت کے موافق ہو اس کو لے لو اور جو مخالف ہو اس کو

چھوڑ دو۔

- نیز آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ؎

خَیْرُ اُمُوْرِ الدِّیْنِ مَا کَانَ سُنَّةً
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ الْمُحْدَثَاتُ الْبَدَائِعُ (بستان المحدثین)

یعنی دین میں سنّتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا کام بہتر ہے اور بدعات بُرے کام ہیں۔

- امام مسلمؒ بن حجاجؒ نیشاپوری المتوفی ۲۶۱ھ نے اپنی صحیح مسلم کے مقدّمہ صد ۲۳ پر امام مالکؒ کو ائمہ "اہل حدیث" میں شمار کیا ہے۔

- علّامہ شمس الدین ابوعبداللہ الذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ رقمطراز ہیں۔

قَالَ وُهَیْبٌ اِمَامُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مَالِكٌ

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صد ۱۹۵)

یعنی امام وُہیبؒ نے کہا کہ حضرت امام مالکؒ اہلحدیث کے امام ہیں۔

امام شافعیؒ

یہ امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی ہیں۔ آپ بمقام غزہ علاقہ فلسطین میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور شبِ جمعہ بوقت عشاء رجب کی آخری تاریخ ۲۰۴ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔ آپ ائمہ اربعہ مشہورہ میں سے ہیں۔ امام مالکؒ بن انسؒ کے علاوہ امام سفیانؒ بن عیینہؒ اور امام مُسلم بن خالدؒ وغیرہم آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ امام احمدؒ بن حنبلؒ، امام ابو ثورؒ، امام ابوابراہیمؒ مُزنی اور امام ربیع بن سلیم مرادی وغیرہم آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ فنِ حدیث میں کتاب الام مشہور ہے جس کو آپ نے مدوّن کیا ہے۔ آپ کی ثقاہت وامانت، زہد و ورع، تقویٰ وسخاوت، حسنِ سیرت اور وقار مسلّمہ ہے۔ (الکمال فی اسماء الرجال)

- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب "یواقیت الجواہر" کے حوالہ سے رقمطراز ہیں :۔

رَوَی الْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا رَأَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیَ الْحَائِطَ وَقَالَ یَوْمًا لِلْمُزَنِیِّ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَا تُقَلِّدْنِیْ فِیْ کُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِیْ ذَالِکَ لِنَفْسِکَ فَاِنَّہٗ دِیْنٌ وَکَانَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ لَا حُجَّۃَ فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَثُرُوْا وَلَا فِیْ قِیَاسٍ وَلَا فِیْ شَیْءٍ مَّا وَعَلَیْکُمْ بِالْاِطَاعَۃِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ (عقد الجید صہ ۸۱) حجۃ اللہ صہ ۱۵۷)

یعنی امام حاکمؒ اور امام بیہقیؒ نے امام شافعیؒ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب میرے کلام کو دیکھو کہ حدیث کے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر دے مارو۔ اور ایک دن مزنی سے کہا کہ اے ابراہیمؒ ہر ایک بات میں میری تقلید نہ کرنا۔ اور اس سے اپنی جان پر رحم کرنا۔ کیونکہ یہ دین ہے اور نیز امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے قول میں حجت نہیں ہے۔ سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی شے میں یہاں بجز طاعت اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔

- شیخ الاسلام امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ رقمطراز ہیں :۔

اَخَذَ مَذْھَبَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَاخْتَارَہٗ لِنَفْسِہٖ (منہاج السنۃ ج ۴ صہ ۱۴۳)

یعنی امام شافعی نے اپنے لئے اہلحدیث کا مذہب اختیار کیا۔

● علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر المعروف ابن القیم المتوفی ۷۵۱ھ رقمطراز ہیں کہ:
امام شافعیؒ لوگوں کو ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ : عَلَيْكُمْ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ اَكْثَرُ صَوَابًا عَنْ غَيْرِهِمْ (اعلام الموقعین، توالی التالیس مصری ص۶۴)

یعنی جماعتِ اہلحدیث میں شامل ہو جاؤ۔ دوسروں کی نسبت ان کا راستہ صحیح اور درست ہے۔

● تہذیب نواوی ج ۱ ص۴۷ میں ہے کہ:

نَشَرَ عِلْمَ الْحَدِيْثِ وَاَقَامَ مَذْهَبَ اَهْلِهٖ

یعنی آپ نے علمِ حدیث کو پھیلایا اور مذہب اہلحدیث قائم کیا۔

امام احمد بن حنبلؒ

آپ کا مکمل تعارف "طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے" کے زیرِ عنوان گزر چکا ہے۔

● علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں:

وَقَدْ كَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَقُوْلُ خُذُوْا عِلْمَكُمْ مِنْ حَيْثُ اَخَذَهُ الْاَئِمَّةُ وَلَا تَقْنَعُوْا بِالتَّقْلِيْدِ فَاِنَّ ذَالِكَ عَمًى فِي الْبَصِيْرَةِ ط

یعنی امام احمد بن حنبلؒ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا علم اسی جگہ سے لو جہاں سے ائمہ کرامؒ نے لیا ہے اور تقلید پر قناعت نہ کرو کیونکہ یہ اندھا پن ہے سمجھ میں۔

(المیزان الکبری ج ۱ ص۱۲)

● شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں :۔

وَكَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَقُوْلُ لَيْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ كَلَامٌ وَقَالَ اَيْضًا لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا اَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخْعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

یعنی امام احمد بن حنبلؒ فرمایا کرتے تھے کسی شخص کو حکمِ خدا اور حکمِ رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں ہے اور نیز ایک شخص سے آپ نے فرمایا میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالکؒ کی اور نہ اوزاعیؒ کی اور نہ نخعیؒ کی اور نہ ہی کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں یعنی کتاب و سُنّت سے۔

(عقد الجید صد ۸۱، حجۃ اللہ صد ۱۵۷)

● شیخ الاسلام امام احمد بن عبد الحلیمؒ المعروف بہ ابنِ تیمیہ (المتوفی ۷۲۸ھ) رقمطراز ہیں :۔

كَانَ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

یعنی امام احمدؒ بن حنبلؒ مذہب اہلحدیث پر تھے۔ (منہاج السنّۃ ج ۴ : صد ۱۴۳)

● حضرت امام محمد بن حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے فرقہ ناجیہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔

فَقَالَ اِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ

پس آپ نے فرمایا۔ اگر اس سے مُراد اہلحدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں؟

(شرف اصحاب الحدیث صد ۱۴)

● حضرت امام فضلؒ بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے طائفہ منصورہ والی روایت کی تشریح اس طرح سُنی ہے۔

فَقَالَ اِنْ لَمْ یَکُوْنُوْا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ فَلَا اَدْرِیْ مَنْ ھُمْ۔

آپ نے فرمایا اگر اس طائفہ سے مراد اہلحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا اور کون ہیں؟ (شرف اصحاب الحدیث ص: ۱۵)

- حضرت امام قتیبہ بن سعیدؒ فرماتے ہیں :-

اِذَا رَأَیْتَ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَھْلَ الْحَدِیْثِ مِثْلَ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِنِ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَھْدِیِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ رَاھْوَیْہِ وَذَکَرَ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ فَاِنَّہٗ عَلَی السُّنَّۃِ وَمَنْ خَالَفَ ھٰذَا فَاعْلَمْ اَنَّہٗ مُبْتَدِعٌ۔

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اہلحدیث سے محبت رکھتا ہے جیسے امام یحییٰؒ بن سعید القطانؒ، عبدالرحمٰن بن مہدیؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحاق بن راہویہ اور اسی طرح بہت سے حضرات کے نام لئے تو سمجھ لو وہ سنّت پر قائم ہے اور جو کوئی ان (اہلحدیث) کے مخالف ہے پس سمجھ لو کہ وہ بلاشبہ بدعتی ہے۔

(شرف اصحاب الحدیث ص۴۰)

- امام عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں :-

حضرت امام احمدؒ بن حنبلؒ کے صاحبزادے امام عبداللہؒ فرماتے ہیں :-

سَاَلْتُ الْاِمَامَ اَحْمَدَ عَنِ الرَّجُلِ یَکُوْنُ فِیْ بَلَدٍ لَا یَجِدُ فِیْھَا اِلَّا صَاحِبَ حَدِیْثٍ لَا یَعْرِفُ صَحِیْحَہٗ مِنْ سَقِیْمِہٖ وَصَاحِبَ رَأْیٍ فَمَنْ یَّسْاَلُ مِنْھُمَا عَنْ دِیْنِہٖ فَقَالَ یَسْاَلُ صَاحِبَ الْحَدِیْثِ وَلَا یَسْاَلُ صَاحِبَ الرَّأْیِ وَکَانَ

كَثِيْرًا مَّا يَقُوْلُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ رَأْيِ الرِّجَالِ۔ (المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۶۲)

یعنی میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے سوال کیا کہ ایک شہر میں دو آدمی ہیں۔ ایک صاحب رائے اور دوسرا اہلحدیث جو فنِ حدیث میں پوری طرح مہارت نہیں رکھتا تو دین کے متعلق ان میں سے کس سے مسئلہ دریافت کیا جائے تو آپ نے فرمایا اہلحدیث سے دریافت کیا جائے اہلِ رائے سے نہ۔ آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ضعیف حدیث مجھے زیادہ محبوب ہے لوگوں کی رائے سے۔

حاصل کلام

مندرجہ بالا ساتوں ائمہ کرام کی تصریحات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ پکّے اہلحدیث تھے۔ وہ تقلیدِ شخصی سے بڑے متنفّر و بیزار تھے۔ اسی لئے تو لوگوں کو اپنی اور دیگر ائمہ کرام کی تقلید سے روکتے اور فرماتے "احکام وہاں سے لو جہاں سے ائمہ کرامؒ لیتے ہیں یعنی کتاب وسُنّت سے"۔ وہ اقوال الرجال سے ضعیف حدیث کو زیادہ محبوب جانتے تھے۔ اہلِ رائے کے مقابلہ میں اہلحدیث سے مسئلہ دریافت کرنے کی تلقین کرتے۔ اگرچہ وہ فنِ حدیث میں زیادہ مہارت نہ ہی رکھتا ہو۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

محبوبِ سُبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادتِ باسعادت ۴۷۱ھ کو قصبہ جیلان نزد بغداد میں اور وفات ۵۶۱ھ کو ہوئی۔ آپ بہت بڑے مُتّقی زاہد اور عالم تھے۔ صُوفیائے کرام میں آپ کا بہت اُونچا مقام ہے۔ آپ کی تصانیف میں غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب بہت زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ آپ کے اکثر فتاویٰ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے فتاویٰ کے مطابق ہیں جس کی بنا پر

بعض نافہم لوگوں نے آپ کو مقلدین میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ آپ تقلیدِ شخصی کو بُرا سمجھتے تھے جیسا کہ ان کی کُتب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب وغیرہ سے صاف ظاہر ہے۔ اس بارے میں آپ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں :۔

۱۔ اِنَّ کَمَالَ الدِّیْنِ فِیْ شَیْئَیْنِ فِیْ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاتِّبَاعِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(غنیۃ الطالبین ص ۴۳۱)

بیشک دین کامل (صرف) دو چیزوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت (جو قرآن سے حاصل ہوتی ہے) اور سُنّت (حدیث) کی پیروی میں۔

۲۔ فَعَلَیْہِ بِالتَّمَسُّکِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَالْعَمَلِ بِھِمَا اَمْرًا وَّنَھْیًا اَصْلًا وَّفَرْعًا فَیَجْعَلُھُمَا جَنَاحَیْہِ یَطِیْرُ بِھِمَا فِی الطَّرِیْقِ الْوَاصِلِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

(غنیۃ الطالبین ص ۶۸۵)

یعنی میرے ہر مُرید پر ضروری اور نہایت لازمی ہے کہ قرآن وحدیث کو مضبوط پکڑے اور ان دونوں پر ہی عمل کرے، ان کے امر کو بجالائے اور نہی سے باز رہے اور اصول و فروع میں بھی ان دونوں ہی کی تعمیل کرے۔ یہی قرآن و حدیث دو پَر ہیں۔ جن سے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پرواز کر کے اللہ تعالیٰ سے مل سکتا ہے۔

۳۔ فَیَعْمَلُ بِمَا فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَیَصُمُّ عَمَّا سِوٰی ذٰلِکَ

یعنی قرآن وحدیث پر ہی عمل کرو اور اس کے ماسوا سے بالکل بہرہ ہو جاؤ۔

(غنیۃ الطالبین ص ۶۷۶)

۴۔ وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ إِمَامَكَ وَانْظُرْ فِيهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَّتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيلِ وَالْهَوَسِ

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶)

صرف قرآن وحدیث کو اپنا امام بنا اور ان دونوں کو غور و تدبر سے پڑھا کر، صرف قرآن وحدیث پر ہی عمل رکھ، اُمّتیوں کی رائے قیاس پر مت چل۔

۵۔ وَالسَّلَامَةُ مَعَ الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَالْهَلَاكُ مَعَ غَيْرِهِمَا بِهِمَا يَرْتَقِي الْعَبْدُ إِلَى حَالَةِ الْوِلَايَةِ وَالْبَدْلِيَّةِ

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶)

یعنی سلامتی صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں ہے۔ اس کے سوا جس چیز پر تو (بلادلیل) عمل کرے گا برباد اور ہلاک ہوجائے گا۔ خُوب یاد رکھ صرف قرآن و حدیث پر ہی عمل کرنے سے اولیاء اللہ اور ابدال بن سکتے ہیں۔

الغنیۃ ج ا صفحہ ۸۵ مطبوعہ مصر میں تہتّر فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

فَجَمِيعُ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ فِرْقَةً عَلٰى مَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَأَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

یعنی یہ سب تہتّر فرقے ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور لیکن ان سب فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ (صرف) اہل السنّت والجماعت ہے۔

فَأَهْلُ السُّنَّةِ طَائِفَةٌ وَّاحِدَةٌ

یعنی اہلِ سُنّت کا صرف ایک گروہ ہے۔

دُوسرے مقام پر اہل السنّت والجماعت کی پہچان بایں الفاظ رقمطراز ہیں:۔

لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔

یعنی (بدعتیوں نے) اہل سُنّت (کو بدنام کرنے کیلئے جو نام ان کے لئے تجویز کر رکھے ہیں ان ناموں میں سے ان) کا کوئی نام نہیں ہے۔ ان کا تو صرف ایک ہی نام ہے اور وہ نام اہلحدیث ہے۔ (ج ۱ ص ۸۰)

نیز آپ فرماتے ہیں:۔

وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا، فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِيْ اَهْلِ الْاَثَرِ (ج ۱ ص ۸۰)

یعنی جان لو کہ بے شک اہلِ بدعت کی کچھ علامات ہیں جن سے ان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیث کو بُرا کہتے ہیں۔

خلاصہ

ان تصریحات سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہرگز کسی کے مقلّد نہ تھے بلکہ پکّے سچّے اہلحدیث تھے۔ جن لوگوں نے آپ کو حنبلی یا شافعی کہا ہے وہ صرف مسائل میں ان ائمہ کرام کے ساتھ موافقت کی بنا پر کہا ہے نہ کہ تقلید کی بنا پر، آپ نے تو صرف قرآن و حدیث کی پیروی کا حکم دیا ہے اور دونوں کے سوا کسی کی بات کو بغیر کسی دلیل کے ماننے کو بربادی و ہلاکت فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دینِ اسلام صرف قرآن و حدیث پر ہی مکمّل و اکمل ہے نیز آپ نے ناجی گروہ اہل السنّت والجماعت اہلِ حدیث کو قرار دے کر اہلحدیث کو بُرا کہنے والوں کو صاف لفظوں میں بدعتی قرار دیا ہے۔

پانچویں صدی ہجری کے سرحدوں کے مسلمان

علامہ ابو منصور عبد القاہر بن طاہر التمیمی البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) رقمطراز ہیں۔

"بیانُ ھذا واضحٌ فِی ثُغُورِ الرُّومِ وَالْجَزِیرۃِ وَثُغُورِ الشَّامِ وَثُغُورِ آذَرْبِیجَانَ وَبَابِ الْاَبْوَابِ کُلُّھُمْ عَلٰی مَذْھَبِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَکَذٰلِکَ ثُغُورُ اِفْرِیْقِیَۃِ وَاَنْدُلُسَ وَکُلُّ ثَغْرٍ وَرَاءَ بَحْرِ الْمَغْرِبِ اَھْلُہٗ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ وَکَذٰلِکَ ثُغُورُ الْیَمَنِ عَلٰی سَاحِلِ الزَّنْجِ وَاَمَّا ثُغُورُ اَھْلِ مَاوَرَاءَ النَّھْرِ فِی وُجُوْہِ التُّرْکِ وَالصِّیْنِ فَھُمْ فَرِیْقَانِ اِمَّا شَافِعِیَّۃٌ وَاِمَّا مِنْ اَصْحَابِ اَبِی حَنِیْفَۃَ وَکُلُّھُمْ یَلْعَنُوْنَ الْقَدَرِیَّۃَ وَاَھْلَ الْاَھْوَاءِ ...... الخ

یعنی یہ بات بالکل واضح ہے کہ روم، جزیرہ، شام اور آذربائیجان کی سرحدوں کے تمام مسلمان باشندے مذہب اہلحدیث پر گامزن ہیں اور اسی طرح افریقیہ، اندلس اور بحر مغرب اور ساحل الزنج پر یمن کی تمام سرحدوں کے مسلمان باشندے بھی اہلحدیث ہی ہیں اور لیکن ماوراء النہر کی سرحد جو ترکوں اور چین کے سامنے ہے وہاں کے باشندے دو فریق ہیں یا تو شافعیہ ہیں یا احناف، اور یہ تمام (اہلحدیث، شافعیہ اور احناف) قدریہ اور اہل بدعت پر لعنت کرتے ہیں۔

(اصول الدین ص۳۱۷)

واضح ہو کہ مشہور مورخ اسلام امام ابو فلاح عبد الحئی بن حماد (المتوفی ۱۰۸۹ھ) رقمطراز ہیں:۔

"آذربائیجان کو حضرت مغیرۃ بن شعبہؓ نے ۲۲ھ میں فتح کیا۔ طرابلس کو حضرت عمرو

بن العاصؓ نے بھی ۲۲ھ میں فتح کیا۔ (شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ج ۱ ص ۳۲)

اقلیمِ اُندلس کو حضرت موسیٰ بن نصیرؓ کے خادم طارق بن زیاد نے ۹۲ھ میں فتح کیا۔ (شذرات الذہب ج ۱ ص ۹۹)

اقلیمِ افریقیہ کو حضرت عبداللہ بن سعدؓ نے ۲۷ھ میں فتح کیا۔ (ایضاً ج ۱ ص ۳۶)

دمشق شام کو ابو عبیدہؓ اور پھر خالد بن ولیدؓ نے ۱۴ھ میں فتح کیا۔ (ایضاً ج ۱ ص ۲۶)

حاصلِ کلام

اِس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ مذکورہ بالا تمام علاقے صحابۂ کرامؓ کے ہاتھوں پہلی صدی ہجری میں فتح ہو چکے تھے۔ ان علاقوں میں مذہب اہلحدیث کا چرچا بھی انہی فاتحین صحابۂ کرامؓ کی محنت کا نتیجہ تھا۔ صحابہ کرامؓ نے ان مفتوحہ علاقوں میں وہی مذہب (اہلحدیث) پھیلایا جو انہوں نے نبیٔ رحمت امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ نیز یہ بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مذہبِ اہلحدیث، شافعیہؒ اور حنفیہ کے علاوہ ایک مستقل مکتبِ فکر ہے۔

ہندوستان میں اہلحدیث کب سے ہیں؟

مشہور عرب سیّاح بشاری مقدسی جو ۳۷۵ھ میں ہندوستان میں آیا تھا اپنی کتاب "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں سندھ کے مشہور شہر منصورہ کے حال میں لکھتے ہیں:۔

"یہاں کے ذمّی بُت پرست لوگ ہیں اور مسلمانوں میں اکثر اہلحدیث ہیں۔

یہاں مجھے قاضی ابو محمد منصوری سے ملنے کا اتفاق ہوا جو مذہب داؤد ظاہریؒ کے پابند تھے۔"

(تاریخ سندھ ج ۲ ص ۱۲۴)

لقب اہلحدیث اور مقلدینِ احناف

اِس میں کوئی شک نہیں کہ زمانہ رواں میں مقلّدینِ احناف ہمارے ملک پاکستان میں تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ حنفی دیوبندی، حنفی قادیانی اور حنفی بریلوی۔ ان میں سے مؤخرالذکر دونوں گروہ تو لقب اہلحدیث سے زبردست متنفّر و بیزار ہیں وہ تو کسی قیمت پر بھی اسے صحیح ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

حنفی قادیانی

- جیسا کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد حنفی قادیانی لکھتا ہے:۔

  "خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہلحدیث کا بڑا چرچا تھا اور حنفیوں اور اہلحدیث (جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں) کے درمیان بڑی مخالفت تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے گویا جانی دشمن ہو رہے تھے.....

  اور ایک دوسرے کے خلاف فتوٰی بازی کا میدان گرم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گو دراصل دعوٰی سے قبل بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصُّب یا جتھہ بندی کا رنگ ظاہر ہو۔ لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لئے کسی زمانے میں بھی اہلحدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔"

  (سیرت المہدی ج ۲ ص ۴۸، ۴۹)

- اِسی پر بس نہیں بلکہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اہلحدیث کو یہودی قرار دیا ہے۔

  (کشتی نوح ص ۷۲ حاشیہ ۱)

حنفی بریلوی

- بریلویوں کے مشہور مناظر مولوی محمد نظام الدین ملتانی فرماتے ہیں کہ :
"ہم اہلحدیث اس لئے نہیں کہلاتے کہ اہلحدیث کوئی مذہب نہیں اور اس کا ثبوت قرآن مجید و احادیثِ صحیحہ سے کہیں پتہ نہیں چلتا۔"
(جامع الفتاوی جلد سیزدہم صـ ۲۹۳)

- بریلویوں کے حکیم الامّت مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں نعیمی فرماتے ہیں کہ :-
"خیال رہے کہ دنیا میں کوئی شخص اہل حدیث یا عامل بالحدیث ہو سکتا ہی نہیں۔ کسی کا اہل حدیث ہونا یا عامل بالحدیث ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے دو نقیضین یا دو ضدین کا جمع ہونا غیر ممکن۔"
(جاء الحقّ[1] حصّہ دوم ص ۲۶۴، ۲۶۵)

- خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہلِ حدیث بننا ناممکن اور جھوٹ ہے۔ اہلسنّت بننا حق و درست ہے۔ اہلسنّت وہی ہو سکے گا جو کسی امام کا مقلّد ہوگا۔"
(ایضاً صـ ۲۶۷)

فائدہ جلیلہ

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ لقب

---

[1] اس کتاب کا نام جاء الحق و زھق الباطل بریلویوں کے حضرتِ قبلہ عالم امیرِ ملّت شیخ المشائخ قطبِ وقت عالم ربّانی پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب علی پوری (المتوفی ۱۳۷۰ھ) نے تجویز فرمایا۔
(دیباچہ جاء الحق صـ ۱)

اس طرح یہ کتاب پیر صاحب کی مصدقہ ہو کر بریلویوں کی مرکزی کتاب ٹھہری۔

اہلحدیث سے نفرت و بیزاری کا اظہار پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ——
اس کے بعد بریلویوں کے مولویوں نے اس کی نفرت و بیزاری کو خوب واضح کردیا کہ اہلحدیث
کوئی مذہب نہیں —— کوئی شخص اہلحدیث ہو سکتا ہی نہیں —— کسی کا اہلحدیث ہونا
ایسا ہی ناممکن ہے جیسے دو نقیضین یا دو ضدین کا جمع ہونا غیر ممکن ہے ——
اہلحدیث بننا ناممکن اور جھوٹ ہے۔

گویا کہ بریلویوں کے نزدیک امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ
مُبارک سے لے کر آج تک جس قدر بھی لوگ اہلحدیث بنتے اور کہلاتے آئے ہیں ان سب
کا اہلحدیث بنا اور کہلانا سب ناممکن اور جھوٹ ہے اور یہ تمام لامذہب تھے۔

(العیاذ باللہ العظیم)

کتنا چھپایا راز محبت نہ چھپ سکا ❊ افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

حنفی دیوبندی

دیوبندیوں نے تو اہلحدیث سے عوام کو متنفر اور بیزار کرنے کی غرض سے یہ ایک
زبردست مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے کہ کتب احادیث اور ان کی شروح
تواریخ سیر و رجال وغیرہ میں جہاں کہیں بھی اصحاب الحدیث یا اہل الحدیث کے الفاظ وارد
ہوئے ہیں اس سے مراد مقلدین کے علاوہ کوئی اور خاص مکتب فکر نہیں بلکہ اس سے
امام شافعیؒ کے پیروکار مراد ہیں۔

جیسا کہ دیوبندیوں کے مشہور مرکزی ترجمان حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر
گکھڑوی نے لکھا ہے کہ:۔

"اصحاب الحدیث کے جملہ سے تارک تقلید اور غیر مقلد ہرگز مراد نہیں جو
غیر مقلدین کا زعم فاسد ہے بلکہ اس عبارت میں اصحاب الحدیث سے

حضرت امام شافعی کے پیروکار مراد ہیں۔" (طائفہ منصورہ ص۹۵)

"اصحاب الحدیث کا وصف ------ بالعموم احناف اور اہل الرائے کے مقابلہ میں شوافع کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے جو مقلدین کا ہی ایک گروہ ہے۔
(ایضاً ص۹۶)

واضح ہو کہ یہ سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ :-

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، (المتوفی ۵۸ھ) نے فرمایا کہ میں دُنیا میں پہلا صاحب حدیث تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص۲۹)

یہ صاحب حدیث کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے ؟

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما (المتوفی ۶۸ھ) کو "صاحب الحدیث" کے پیارے لقب سے پکارا گیا۔

(تاریخ بغداد ج ۳ ص۲۲۷ و ج ۹ ص۱۵۴)

یہ صاحب حدیث کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے ؟

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ (المتوفی ۷۴ھ) نے اپنے شاگردوں تابعین عظامؒ کو فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا کہ ہمارے بعد تم ہمارے خلیفہ اور تم ہی اہلحدیث ہو فرمایا۔ (شرف اصحاب الحدیث ص۱۲)

ابوسعید خدریؓ کے شاگرد تابعین عظامؒ کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے ؟

- سید التابعین امام عامرؒ بن شرحبیلؒ المعروف امام شَعبیؒ (المتوفی ۱۰۴ھ) (جنہوں نے پانچ سو صحابۂ کرامؓ کو دیکھا اور اڑتالیس صحابۂ کرامؓ سے بالمشافہ احادیث سُنی) نے اپنے اساتذہ صحابۂ کرام کو "اہل الحدیث" کے پیارے لقب سے ذکر کیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص۷۲)

یہ اہل الحدیث کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے ؟

- آذربائیجان کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے ۲۲ھ میں فتح کیا۔
- طرابلس کو حضرت عمرو بن عاصؓ نے ۲۲ھ میں فتح کیا۔

(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ج ۱ ص ۳۲)

- اقلیمِ اندلس کو حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کے خادم طارق بن زیادؒ نے ۹۲ھ میں فتح کیا۔

(ایضاً ج ۱ ص ۹۸)

- اقلیمِ افریقہ کو حضرت عبداللہ بن سعدؓ نے ۲۷ھ میں فتح کیا۔ (ایضاً ج ۱ ص ۳۶)
- دمشق شام کو ابو عبیدہؓ اور پھر خالد بن ولیدؓ نے ۱۴ھ میں فتح کیا۔

(ایضاً ج ۱ ص ۲۶)

گویا کہ مذکورہ علاقے پہلی صدی ہجری میں حضرات صحابۂ کرام کے ہاتھوں فتح ہو چکے تھے۔ ان مفتوحہ علاقوں میں مذہب اہل الحدیث کا چرچا پانچویں صدی ہجری تک ملتا ہے جبکہ شافعیوں کا ذکر الگ ہے۔ (اصول الدین ص ۳۱۷)

یہ اہل الحدیث کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے؟

- حضرت امام مالکؒ (المتوفی ۱۸۰ھ) کو امام اہل حدیث کہا گیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۹۵)

یہ کس امام شافعیؒ کے پیروکار تھے؟

- خود امام شافعیؒ (المتوفی ۲۰۴ھ) نے جو مذہب اہل الحدیث اختیار کیا۔

(منہاج السنۃ ج ۴ ص ۱۴۳)

یہ کس کا مذہب تھا؟

- امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) نے مذہب اہل الحدیث اختیار کیا۔

(منہاج السنۃ ج ۴ ص ۱۴۳)

کیا یہ امام شافعیؒ کے پیروکار تھے؟

- اسی طرح امام ابو حنیفہؒ نے امام سفیانؒ بن عیینہؒ المتوفی ۱۹۸ھ کو اہلحدیث بنایا۔

(حدائق الحنفیہ ص ۱۳۴)

کیا امام ابوحنیفہؒ نے امام سفیانؒ بن عیینہؒ کو امام شافعیؒ کا پیرو کار بنایا تھا ؟

ع کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

واضح ہو کہ یہ ایک زبردست مکروہ متعصبانہ مغالطہ ہے ۔ اگر تقلید کی تنگنائیوں سے نکل کر علم و تحقیق کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ اہلحدیث تو اصل خالص بے آمیز اور ٹھیٹھ اسلام کے حامل و عامل افراد کا نام ہے ۔

حضرات صحابہ کرامؓ، تابعین کرامؒ و تبع تابعین عظام وغیرہم اسی نکتۂ نظر کے حامل و عامل تھے جس کے اہلحدیث ہیں ۔ دورِ خیر القرون میں جبکہ تقلید کی بدعت شروع نہیں ہوئی تھی ۔ سب اہلِ اسلام اہلحدیث نقطۂ نظر رکھتے تھے یعنی کسی کے مقلد نہ تھے اور براہِ راست قرآن و سُنّت پر عمل کرتے تھے ۔

تقلیدی مذاہب اربعہ کا وجودِ نامسعود احناف کے سرتاج شاہ ولی اللہ دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ اور مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی المتوفی ۱۳۳۴ھ کی تصریحات کے مُطابق چوتھی صدی ہجری میں قائم ہوا ہے ۔

اہلحدیث تو ہر صدی اور ہر دور میں رہے ہیں اور لوگوں کو خالص قرآن و حدیث کی دعوت دیتے رہے ہیں ۔ کوئی دور اِن کی دعوت و تبلیغ سے خالی نہیں رہا ۔

ے آنکھیں اگر بند ہوں تو پھر دِن بھی رات ہے
اِس میں قصُور کیا ہے بھلا آفتاب کا

○

مزیدِ تسلّی و تشفّی

کیلئے شوافع کے علاوہ اہلحدیث کا ذکر بطور ایک مستقل مکتب فکر کے موجود ہونے پر شواہد ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ امام ابوزکریا یحییٰؒ بن شرف النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) شہرہ آفاق محدّث و فقیہہ اور امام نحو و لغت ہیں۔ شافعیت سے موافقت کی وجہ سے شافعی المذہب مشہور ہیں۔ آپ نے اپنی انتہائی محققانہ نووی شرح صحیح مسلم میں دوسرے اسلامی مذاہب کے بالمقابل مسلک اہلحدیث کا تذکرہ اکثر و بیشتر مقامات پر کیا ہے۔ اس میں سے ہم صرف دو مقام بطور شہادت و گواہ عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

- باب التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ میں حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے روایت کردہ تشہد سے افضل ترین تشہد کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَاخْتَلَفُوا فِي الْاَفْضَلِ مِنْهَا فَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِ مَالِكٍ اَنَّ تَشَهُّدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَفْضَلُ ......
وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَحْمَدُ وَجُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ تَشَهُّدُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَفْضَلُ الخ

(نووی شرح مسلم ج۱ ص۱۷۳)

یعنی کہ امام شافعیؒ اور بعض اصحاب مالکؒ تو حضرت ابن عباسؓ کے روایت کردہ تشہد کو افضل قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ امام احمدؒ جمہور فقہاء اور اہلحدیث حضرت ابن مسعودؓ کے روایت کردہ تشہد کو افضل کہتے ہیں۔

- بَابُ الشُّفْعَةِ میں شفعہ کا حق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْمَا لَوْ اَعْلَمَ الشَّرِيْكَ بِالْبَيْعِ

فَاذِنَ فِیْہِ فَبَاعَ ثُمَّ اَرَادَ الشَّرِیْکُ اَنْ یَّاخُذَ بِالشُّفْعَۃِ فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِکٌ وَاَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابُہُمْ وَعُثْمَانُ الْبَتِّیُّ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَغَیْرُہُمْ لَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ بِالشُّفْعَۃِ وَقَالَ الْحَکَمُ وَالثَّوْرِیُّ وَاَبُوْعُبَیْدٍ وَطَائِفَۃٌ مِّنْ اَھْلِ الْحَدِیْثِ لَیْسَ لَہٗ الْاَخْذُ وَعَنْ اَحْمَدَ رِوَایَتَانِ کَالْمَذْھَبَیْنِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ"

"یعنی اس صورت میں بھی اہل علم مختلف ہیں امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہ اوران کے اصحاب (تلامذہ عثمان البتی ابن ابی لیلے وغیرہم تو اس صورت میں شفعہ کے دعویٰ سے واپس دلانے کے قائل ہیں. اور امام حکمؒ امام ثوریؒ ابو عبیدؒ اور اہلحدیث کا گروہ اس امر کا قائل ہے کہ شفعہ سے حاصل کرنے کا اسے کوئی حق نہیں."

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۲)

- امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمدؒ بن عبدالبر اندلسی (المتوفی ۴۶۳ھ) امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزیؒ کے حوالہ سے بلّی کے جھوٹے پانی سے وضو کے جواز میں لکھتے ہیں :

"وَکَذٰلِکَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ وَاَبِیْ ثَوْرٍ وَاَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَجَمَاعَۃِ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ" (التمہید ج ۱ ص ۳۲۵)

اور اسی طرح امام شافعیؒ اوران کے اصحابؒ، امام احمدؒ بن حنبلؒ، اسحاقؒ بن راہویہؒ، ابوثورؒ، ابوعبیدہؒ اور اصحاب الحدیث کی جماعت کا یہی قول ہے.

- ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمدؒ بن قدامہ (المتوفی ۶۳۰ھ) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں فقہاء کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں.

"قَالَ الْخَطَّابِیُّ ذَهَبَ اِلٰی هٰذَا عَامَّةُ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ
وَقَالَ الثَّوْرِیُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَصْحَابُ الرَّأْیِ
لَا یُنْقِضُ الْوُضُوْءَ بِحَالٍ"

(یعنی اونٹ کا گوشت کھانے سے ہر حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے)

امام خطابیؒ نے کہا کہ عام اہلحدیث اس طرف گئے ہیں جبکہ امام ثوریؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور اصحاب الرائے (امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ) کہتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت کسی حالت میں بھی (کھانے سے) ناقض وضو نہیں ہے۔

(المغنی لابن قدامہ ج ۱ ص ۱۷۶)

گھر کی شہادت

● سرتاج احناف ملا علی قاری حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ) امام ابوحنیفہؒ کی کتاب فقہ اکبر کی شرح میں ایمان کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَ مَالِكٌ وَالْاَوْزَاعِیُّ
وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَعَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَاَهْلُ الْحَدِیْثِ"

یعنی اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور عام فقہاء اور اہلحدیث کا مسلک و فتویٰ یہی ہے۔

(شرح فقہ اکبر ص ۱۷۱)

● علامہ شیخ سعد الدین التفتازانی (المتوفی ۷۵۸ھ) اپنی مشہور و معروف کتاب التلویح مع التوضیح ج ۲ ص ۴۶ پر فرماتے ہیں۔

وَعَلَیْهِ عَامَّةُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ وَالشَّافِعِیَّةُ

یعنی اس پر عام اہل حدیث ہیں اور شافعیہ بھی ہیں۔

خلاصۃ المرام

مذکورہ حوالہ جات سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ مذاہب اربعہ کے علاوہ اہلحدیث ایک مستقل مکتب فکر ہے ـــــ اگر یہ مقلدین کا ہی ایک گروہ یعنی امام شافعیؒ کے پیروکار ہوتے۔ جیسا کہ مقلدین احناف کا باطل خیال ہے تو پھر مذاہب اربعہ کے ساتھ شوافع کے علاوہ اسے الگ بیان کرنے کی ضرورت ہرگز نہ تھی ـــــ

حالانکہ مذاہب اربعہ کے ساتھ ساتھ اس پانچویں مسلک کی گونج تواریخ وسیر کی کتابوں سے لے کر فقہیات و کلامیات کی تمام چھوٹی بڑی کتب میں ملتی ہے۔ اس پانچویں مسلکِ حقہ کے پیروکار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اہلحدیث ہیں۔ جن سے کوئی دور اور قرن خالی نہیں رہا ہے۔

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ
لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحِبُوْا

○

شافعیّت و حنبلیّت وغیرہ کے لاحقہ کی حقیقت

واضح ہو کہ کتبِ تراجم میں بعض محدّثین و مجتہدین کرامؒ کے اسماءِ گرامی کے ساتھ شافعیّت و حنبلیّت وغیرہ کا جو لاحقہ لگا ہوتا ہے۔ اُس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ محدّثین کرام بھی ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلّد ضرور تھے جیسا کہ طائفہ منصورہ "مؤلفہ محمد سرفراز خان صاحب صفدر گکھڑوی" میں مذکور ہے۔

لیکن معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض علمائے محققین اور محدّثین و مجتہدین کرامؒ کے اسماءِ گرامی کے ساتھ شافعیت و حنبلیّت وغیرہ کے لاحقہ کی وجہ تقلید ہرگز نہیں بلکہ اس انتساب کی وجہ یہ ہے کہ بعض دفعہ کسی امام کے ساتھ کثرتِ موافقت یا طریقۂ اجتہاد اور طرزِ استدلال وغیرہ میں موافقت کی وجہ سے از خود لوگوں نے انہیں اسی امام کی طرف منسوب کر دیا یا بعض دفعہ اپنے مسلک کی وضاحت میں آسانی کے لئے اپنے کو کسی کیطرف منسوب کر لیا ہوتا ہے۔ جس سے مقصد روشِ عام کے مطابق عوام کی تسلّی و تشفّی ہوتا تھا فی الحقیقت ان کی تقلید شخصی مراد نہ تھی۔

- جیسا کہ احناف کے سرتاج شیخ احمد المعروف بشاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ رقمطراز ہیں۔

وَكَانَ صَاحِبُ الْحَدِيْثِ اَيْضًا قَدْ يُنْسَبُ اِلٰى اَحَدِ الْمَذَاهِبِ لِكَثْرَةِ مُوَافَقَتِهٖ لَهٗ كَالنَّسَائِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ يُنْسَبَانِ اِلَى الشَّافِعِيِّ۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۳)

یعنی بعض دفعہ صاحب الحدیث (اہلحدیث) کو بھی کسی نہ کسی مذہب (مذاہب اربعہ میں سے) کی طرف کثرتِ موافقت کی وجہ سے منسوب کر دیا جاتا ہے جیسا کہ امام نسائیؒ اور امام بیہقیؒ کو

امام شافعیؒ کی طرف منسوب کردیا گیا ہے۔

شاہ صاحبؒ مزید الصاف میں کتاب الانوار کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

(ترجمہ) "یعنی جو لوگ امام شافعیؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کی طرف منسوب ہیں ان کی کئی قسمیں ہیں ایک تو عوام ہیں دُوسرے جو رُتبۂ اجتہاد کو پہنچے ہوئے ہیں اور (ان کے مقلّد ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ایک مجتہد دُوسرے مجتہد کا مقلّد نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ جو کسی دوسرے کی طرف منسوب ہوئے تو اس کے ساتھ طریقۂ اجتہاد اور طرزِ استدلال میں موافقت کی وجہ سے ہے (نہ کہ تقلید کی وجہ سے)

وَالْمُجْتَهِدُ لَا يُقَلِّدُ مُجْتَهِدًا وَّاِنَّمَا يُنْسَبُوْنَ اِلَيْهِ لِجَرْيِهِمْ عَلٰى طَرِيْقَتِهٖ فِي الْاِجْتِهَادِ وَاسْتِعْمَالِ الْاَدِلَّةِ وَتَرْتِيْبِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ۔

(الصاف مع ترجمہ اردو کشاف صفحہ ۶۸، ۶۹)

- نیز حنفیوں کے علامہ عبدالحیٔ حنفی لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ) رقمطراز ہیں:-

وَقَدْ نُقِلَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الْقَفَّالِ وَاَبِيْ عَلِيٍّ وَالْقَاضِيْ حُسَيْنٍ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَسْنَا مُقَلِّدِيْنَ لِلشَّافِعِيِّ بَلْ وَافَقَ رَاْيُنَا رَاْيَهٗ"

یعنی ابو بکر قفالؒ، ابو علیؒ اور قاضی حسینؒ سے جو شافعیہ میں شمار کئے جاتے ہیں یہ صراحت منقول ہے کہ ہم امام شافعیؒ کے مقلّد نہیں ہیں (اور ہمیں جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ) ہماری رائے ان کی رائے کے موافق پڑ گئی۔

فاضل لکھنوی اس کے بعد لکھتے ہیں کہ بظاہر یہی صورتِ حال مشہور حنفی امام ابو جعفر طحاویؒ کی انتساب حنفیت میں معلوم ہوتی ہے۔

وَهُوَ الظَّاهِرُ مِنْ حَالِ الْاِمَامِ اَبِيْ جَعْفَرِ نِ الطَّحَاوِيِّ

فِی اَخْذِہٖ بِمَذْھَبِ اَبِی حَنِیْفَۃَ رحؒ۔

خلاصہ

مذکورہ بالا سطور میں سرتاج احناف حجۃ الاسلام شیخ احمدؒ المعروف بشاہ ولی اللہ محدّث دہلوی اور حنفیوں کے علّامہ عبد الحئی حنفی لکھنوی رحؒ کی تصریحات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ شافعیّت و حنبلیّت وغیرہ کے لاحقہ و نسبت سے ان کا مقلّد ہونا مراد نہیں ہے بلکہ یہ نسبت ان کی کسی امام کے ساتھ کثرتِ موافقت یا طریقۂ اجتہاد و طرزِ استدلال کی موافقت کی وجہ سے لوگوں نے از خود مشہور کردی ہوتی ہے یا پھر وہ خود اپنے مسلک کی وضاحت میں آسانی کیلئے اپنے آپکو کسی امام کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔

اہلحدیث کو بُرا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے

امام یحیٰیؒ بن سعید القطّانؒ کی شہادت

امام ابوحنیفہؒ کے مایۂ ناز شاگرد امام یحیٰی بن سعید القطّانؒ (المتوفی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں۔

لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مُبْتَدِعٌ اِلَّا وَھُوَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ۔

(مقدمہ شرح جامع الاصول للجزری ص۱ مطبوعہ مصر)

یعنی دُنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلحدیث سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو۔ گویا کہ اہلحدیث سے بغض و عداوت رکھنا اہلِ بدعت کا فطری تقاضا ہے۔

امام احمدؒ بن سنان القطّانؒ کی شہادت

امام جعفرؒ بن محمدؒ بن سنان الواسطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ بن سنان القطّانؒ سے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مُبْتَدِعٌ اِلَّا وَھُوَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ وَاِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَۃُ الْحَدِیْثِ مِنْ قَلْبِہٖ۔

(شرف اصحاب الحدیث ص۷۰ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص۴ واللفظ لہٗ)

یعنی دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلحدیث سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو اور جب کوئی شخص بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی

حلاوت چھین لی جاتی ہے ۔

امام احمدؒ بن حنبلؒ کی شہادت

امام احمدؒ بن حسنؒ نے امام احمدؒ بن حنبلؒ سے کہا کہ مکہ شریف میں ابن ابی قتیلہ سے کچھ لوگوں نے اہلحدیث کا ذکر کیا ۔ فَقَالَ لَهٗ : اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ قَوْمٌ سُوْءٌ تو اس نے کہا کہ اہلحدیث بری قوم ہے ۔ فَقَامَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَنْفُضُ ثَوْبَهٗ فَقَالَ زِنْدِیْقٌ زِنْدِیْقٌ زِنْدِیْقٌ وَدَخَلَ بَیْتَهٗ ۔ (یہ سنتے ہی) امام ابوعبداللہ (احمدؒ بن حنبلؒ) اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ وہ شخص (جس نے اہلحدیث کو برا کہا ہے) بے دین ہے ، بے دین ہے ، بے دین ہے اور اپنے گھر داخل ہوگئے ۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم صہ۴ طبقات الحنابلہ لابی الحسین ج۱ ص۳۸ مناقب الامام احمد لابن الجوزی صہ۱۸۰ شرف اصحاب الحدیث صہ۴۱ واللفظ لہ)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہادت

آپ اپنی مایۂ ناز کتاب الغنیہ میں فرماتے ہیں ۔

وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ یُّعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِیْعَةُ فِیْ اَهْلِ الْاَثَرِ وَعَلَامَةُ الزَّنَادِقَةِ تَسْمِیَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِیَّةِ وَیُرِیْدُوْنَ اِبْطَالَ الْاٰثَارِ ، وَعَلَامَةُ قَدَرِیَّةٍ تَسْمِیَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَةً وَعَلَامَةُ

الْجَهْمِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ السُّنَّةِ مُشَبِّهَةً وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ نَاصِبِيَّةً

وَكُلُّ ذَالِكَ عَصَبِيَّةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبُوْهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا وَّشَاعِرًا وَّمَجْنُوْنًا وَّمَفْتُوْنًا وَّكَاهِنًا وَلَمْ يَكُنِ اسْمُهٗ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَعِنْدَ اِنْسِهٖ وَجِنِّهٖ وَسَائِرِ خَلْقِهٖ اِلَّا رَسُوْلًا نَبِيًّا بَرِيًّا مِنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۸۰)

مولوی شمس صدیقی بریلوی کا ترجمہ

اہلِ بدعت کی بکثرت نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ محدثین کو بُرا کہتے ہیں اور ان کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں۔ اہلحدیث کو فرقہ حشویہ قرار دینا زندیق کی علامت ہے۔ اس سے ان کا مقصد ابطالِ حدیث ہے۔ فرقہ قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ محدثین (اہل الاثار) کو مجبرۃ (جبریہ) کہتے ہیں۔ اہل سنت کو مشبہ قرار دینا فرقہ جہیمہ کی علامت ہے۔ اہل الاثار (اہلحدیث) کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔

یہ تمام باتیں اہلسنّت کے ساتھ ان کے تعصّب اور غیظ و غضب کے باعث ہیں۔ حالانکہ ان کا تو صرف ایک نام اہلحدیث ہے۔ بدعتی ان کو جو لقب دیتے ہیں وہ ان کو چمٹ نہیں جاتے۔ جس طرح مکّہ کے کافر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جادوگر شاعر مجنون مفتون اور کاہن کہتے تھے مگر اللہ تعالےٰ اس کے ملائکہ انس و جن اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان تمام عیبوں سے پاک تھے اور کوئی لقب موزوں نہ تھا۔ آپ کا لقب رسول اور نبی تھا۔ (غنیۃ الطالبین اردو ص۱۷۰)

مولوی محبوب احمدؒ کا ترجمہ

فصل اہلِ بدعت کی شناخت کے بیان میں، اہلِ بدعت کی شناخت یہ ہے۔ کہ وہ اہلِ حدیث کی غیبت کرتا ہے اور زندیقوں کی شناخت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو جھوٹا کہتے ہیں اور قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو مجبرہ کہتے ہیں۔ اور نشان جہمیہ کا یہ ہے کہ وہ اہلسنّت کو مشبہ بتلاتے ہیں اور علامت رافضیوں کی یہ ہے کہ انہوں نے اہلحدیث کا ناصبیہ نام رکھا ہے اور یہ لوگ یہ حرکتیں بسبب تعصّب اور دشمنی اور غیظ و غضب کے جو ان کو اہلسنّت سے ہے کرتے ہیں۔ اور اہلسنّت کا کوئی نام بجز ایک نام اہلحدیث کے نہیں ہے اور اہلِ بدعت نے جو اہلسنّت کا لقب رکھا ہے وہ ان کے نام سے ملتا ہی نہیں ہے جیسے کافروں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ساحر و شاعر و دیوانہ و آسیب رسیدہ و کاہن رکھا تھا اور یہ سب نام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سے بالکل بے تعلق تھے اور کسی طرح سے صادق نہ ہو سکتے ہیں اور خدا تعالےٰ اور ملائکہ اور جنّ و انس اور تمام

مخلوقات کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رسول اور نبی ہے اور پاک سب عیبوں سے ہے۔ (الغنیہ عربی اُردو صہ ۱۴۲)

مولوی عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کا ترجمہ

واضح ہو کہ آپؒ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے پہلے پہل شیخ احمدؒ بن عبدالاحدؒ بن زین العابدینؒ فاروقی سرہندی (المتوفی ۱۰۳۵ھ) کو مجدد الف ثانی کا خطاب دیا اور شیخ احمد صاحبؒ نے آپ کو آفتابِ پنجاب کا لقب دیا۔ (حدائق الحنفیہ صہ ۴۱۵)

آپ نے الغنیہ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشاد فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِي اَهْلِ الْاَثَرِ کا ترجمہ بایں الفاظ لکھا ہے۔

"پس نشانِ اہلِ بدعت عیب کردن است در اہل حدیث"

(الغنیہ مترجم فارسی مطبوعہ مرتضوی دہلی صہ ۱۹۸)

یہ بھی یاد رہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے الغنیہ کی مذکورہ بالا فصل میں جتنی دفعہ اہل الاثر لکھا ہے۔ مولوی عبدالحکیمؒ سیالکوٹی نے ان سب جگہوں میں اس کا ترجمہ اہلحدیث ہی کیا ہے۔

وہابی، نجدی اور غیر مُقلِّد وغیرہ القاب کی حقیقت

بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان نے اہلحدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کی غرض سے یہ ایک مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے کہ یہ اہلحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زبردست دشمن، بڑے

بے ادب اور گستاخ ہیں ـــــ اور محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں[۱] اس لئے یہ وہابی نجدی[۲] ہیں ـــــ اور چونکہ یہ ائمہ دین خصوصاً ائمہ اربعہ کی تقلیدِ شخصی کے منکر ہیں۔ اس لئے یہ غیر مقلِد بھی ہیں۔ اسلئے وہابی نجدی اور غیر مُقلِد وغیرہ القاب بطور گالی کے ان پر چسپاں کئے جاتے ہیں[۳]

---

[۱] اس لحاظ سے تو پھر اہلحدیث کو محمدی کہنا چاہیئے تھا کیونکہ بقول بریلویوں کے اہلحدیث شیخ محمدؒ کے پیروکار ہیں جو عبدالوہاب کا بیٹا ہے ـــ نہ کہ عبدالوہاب کے ـــ بریلویوں کی یہ بڑی عجیب منطق ہے کہ اہلحدیث کو پیروکار تو عبدالوہاب کے بیٹے شیخ محمدؒ کا قرار دیتے ہیں اور نسبت ان کے باپ عبدالوہاب سے جوڑتے ہیں۔ کیا خوب انصاف ہے۔ سچ ہے۔

ع ڈگا کھوتے اُتوں غصہ کمہار اُتے

[۲] بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ "نجدی میں ن سے ناری ج سے جہنمی اور د سے دوزخی مراد ہے۔ (قصرِ وہابیت پر بم ص۲۹ حاشیہ ۱)

[۳] وہابی نجدی اور غیر مقلد وغیرہ القاب کو بطور گالی کے اہلحدیث پر چسپاں کرنے پر ہی اکتفا نہیں کی گئی بلکہ انہیں گدھ اور چوہے بھی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ بریلویوں کے حکیم الامت مُفتی احمد یار خان صاحب نعیمی لکھتے ہیں کہ

"وہابی اور گدھ کے عدد ایک ہی ہیں یعنی ۲۴" نیز لکھتے ہیں "خیال رہے کہ وہابی کے عدد چھبیس اور چوہے کے عدد چھبیس۔ وہابی چوہے کی طرح دین کترتے ہیں"

(جاء الحق حصہ دوم ص۲۴۵)

بریلویوں کے اعلحضرت مولوی احمد رضاخان صاحب نے دیوبندیوں کو بھیڑیے اور بریلویوں کو مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں قرار دیا ہے۔ (وصایا شریف ص۲) اور بریلوی رضاخانی مولویوں نے اپنے متعلق فرمایا کہ "ہم سگِ دربارِ غوث اعظم ہیں" (وہابی مذہب کی حقیقت اسیرت الثقلین)

واضح ہو کہ اہلحدیث کو وہابی نجدی اور غیر مقلد وغیرہ القاب سے نوازنا بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کی نری جہالت ہے ـــ کیونکہ جب اہلحدیث غیر مقلد ہیں تو پھر وہابی نجدی کیسے ہوئے ؟ ـــــ اور جب وہابی نجدی ہیں تو پھر غیر مقلد کیسے ہوئے ؟ ؎

آپ ہی ذرا اپنی اداؤں پر غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

یہ القاب ایک دوسرے کا نقیض ہیں ان کا ایک جگہ اجتماع کرنا بریلویوں کی کم عقلی اور جہالت یا پھر زبردست ہٹ دھرمی ہے ۔ اہلحدیث کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار قرار دینا سولہ آنے غلط اور سو فیصدی جھوٹ ہے کیونکہ بقول بریلوی مولویوں کے محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) حنبلی المذہب مقلد تھے۔[۱]

- جیسا کہ بریلویوں کے مشہور مولوی ابوالحسان محمد رمضان قادری صاحب نے مقدمہ کتاب التوحید کے حوالہ سے لکھا ہے کہ " ابنِ عبدالوہاب نجدی تقلید کو مٹانے والا غیر مقلد نہیں تھا بلکہ امام مجتہد احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مقلد تھا ....

؎ جبکہ اندھے ہیں خود پیر و مرشد ؛ رہبری کیا کریں گے اندھے گھرانے والے

[۱] یعنی جس مذہب کے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) امام احمدؒ بن عبدالحلیمؒ المعروف ابنِ تیمیہؒ (المتوفی ۷۲۸ھ) پیروکار تھے اس لحاظ سے تو پھر شیخ محمد بن عبدالوہاب حنبلی نجدی اور ان کی جماعت بریلویوں کے چچیرے بھائی ٹھہرے مگر انہوں نے تو اپنے سگے بھائیوں (دیوبندیوں) کو نہیں چھوڑا تو چچیروں کو ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے ؟

شیخ ابن عبد الوہاب اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ منجملہ ان اشعار کے ایک بیت یہ ہے۔ ؎

وَبِالنِّعْمَةِ الْعُظْمٰی اعْتِقَادُ ابْنِ حَنْبَلٍ
عَلَيْهَا اعْتِقَادِيْ يَوْمَ كَشْفِ السَّرَائِرِ

"یعنی میں اللہ کا شکر کس زبان سے کروں جس نے مجھ پر یہ عظیم نعمت فرمائی کہ مجھے احمدؒ بن حنبلؒ کا معتقد بنایا جو سلف صالحین کا اعتقاد ہے یہی میرا عقیدہ روزِ محشر ہوگا۔" (تاریخ وہابیہ ص۱۷)

- بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی دیوبندیوں کے پیشواہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ جلد اوّل کتاب التقلید صفحہ ۱۱۹ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:۔

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا سا ہے۔"

(جاء الحق حصہ اوّل ص۲۱۶)

- مفتی صاحب مزید رقمطراز ہیں:۔

"مدینہ منوّرہ ہمیشہ سے اسلام کا مرکز ہے اور رہے گا۔ وہاں انشاء اللہ کبھی شرک نہ ہوگا۔ الحمد للہ کہ سارے حجاز خصوصاً مکہ معظمہ و مدینہ میں سارے مسلمان مقلد تھے اور مقلد ہیں ---- اب اگرچہ وہاں نجدیوں کی حکومت ہے مگر نجدی بھی اپنے آپ کو غیر مقلد کہتے ڈرتے ہیں۔ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں۔ اگر تقلید شرک ہوتی تو حرمین طیبین اس سے پاک و صاف رہتے۔" (جاء الحق حصہ دوم ص۲۵۶)

● بریلویوں کے مفتی اعظم مناظرِ اسلام مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

"وہابیوں کے مجدد اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بھی مقلد کہلاتے تھے۔"

(کھلا خط ص۶)

خلاصہ

مذکورہ بالا بریلوی رضاخانی مولویوں کے چاروں حوالوں سے آفتاب نیمروز کی طرح یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ شیخ محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی حنبلی المذہب مقلد تھے اور ان کی قائم کردہ جماعت جس کی اب سعودی عرب میں حکومت ہے وہ بھی حنبلی المذہب مقلدین ہی ہیں ——— اہلحدیث تو تقلیدِ شخصی سے زبردست متنفر و بیزار ہیں اور اسے شرک فی الرسالت اور بدعتِ حقیقی قرار دیتے ہیں تو پھر انہیں کیا مصیبت پڑی ہے کہ حنبلی المذہب مقلد شیخ محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی کرکے وہابی نجدی کہلائیں ——— اہلحدیث کی تو صرف یہی آواز ہے۔

؎ نبی کے اُمتی ہیں ہم نہ کہلائیں گے کسی کے ہم ❊ کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

ہم تو اہلحدیث ہیں بھایا یہ نام ہم کو
سالارِ انبیاء ہیں کافی امام ہم کو

وہابیت سے راہِ فرار ناممکن ہے

بریلویوں نے وہابی کا طعنہ اگرچہ اہلحدیث کی توہین و ذلت کیلئے اختراع کیا ہے مگر قادرِ مطلق کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اس میں توہین و ذلت کا کوئی پہلو بھی نہیں ہے کیونکہ وہابی نام دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ایک لفظ وہاب دوسرا

یائے نسبتی۔ لفظ وہاب اللہ تعالیٰ کا مشہور صفاتی نام ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

(آلِ عمران آیت ۸)

یعنی اے رب ہمارے ہمیں سیدھی راہ پر لگانے کے بعد پھر ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کرنا اور اپنی رحمت ہمیں عنایت کرنا بے شک آپ ہی وہاب ہیں۔

اس سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ وہاب اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس کے ساتھ یائے نسبتی لگانے سے وہابی بنا جس کا معنیٰ ہوا وہاب والا یعنی اللہ والا۔ جیسے ربانی رب والا، رحمانی رحمان والا وغیرہ۔

اِس کے علاوہ مزید ملاحظہ فرمائیں۔

نبی رحمت امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام عبدالوہاب بھی ہے چنانچہ حضرت کعب احبار رضؓ (المتوفی ۳۲ھ) فرماتے ہیں۔

"اہلِ جنت کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبدالکریم ہے۔ اہلِ دوزخ کے نزدیک عبدالجبار، حاملینِ عرش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمجید اور دیگر ملائکہ عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وَعِنْدَ الْأَنْبِيَاءِ عَبْدُ الْوَهَّابِ. اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبدالوہاب ہے۔

(تفسیر جلالین کا حاشیہ صادی بحوالہ فرقہ ناجیہ ص۵)

لہٰذا مذکورہ تصریحات کے مطابق وہابی کا معنیٰ اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا ٹھہرا۔ (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْن)

وہابی کا معنیٰ ہے رحمان والا ❊ کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
ہمارے پیشوا ہیں رسولِ خدا ❊ ہم ہیں اُنکی سُنت پہ دل سے فدا

نجدیّت کی حقیقت

بریلویوں کے حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رقمطراز ہیں کہ :-
"غیر مقلدوں کا اصل نام وہابی ہے لقب نجدی، کیونکہ ان کا مورث اعلیٰ محمد بن عبدالوہاب ہے جو نجد کا رہنے والا تھا۔ اگر انہیں مورث اعلیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو وہابی کہا جا سکتا ہے اور اگر جائے پیدائش کی طرف نسبت دی جائے تو نجدی"
(جاء الحق حصہ دوم صہ ۲۶۴)

واضح ہو کہ یہ سراسر غلط ہے جیسا کہ ہم نے گذشتہ سطور میں وضاحت کر دی ہے کہ ہم ہرگز محمدؒ بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار نہیں ہیں (اسی لئے تو ہمیں غیر مقلد کہا جاتا ہے) بلکہ ہم تو سرکارِ مکّہ و مدینہ نبی رحمت امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں۔ وہی ہمارے پیر و مُرشد رہبر و رہنما ہیں۔ ہم انہی کی اطاعت و اتباع پر گامزن ہیں۔ اگر ہمیں ہمارے رہبر و رہنما کی جائے پیدائش کی طرف ہی ضرور منسوب کرنا تھا تو ہمیں مکّی یا مدنی کہنا چاہیئے تھا نہ کہ نجدی ـــــ ہاں البتّہ بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کے اپنے ہی بنائے ہوئے اصول اور قاعدہ اور کلیہ کی رُو سے انہیں خود اپنے آپ کو کوفی کہلوانا چاہیئے کیونکہ ان کے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفہ کے رہنے والے تھے۔ کیا وہ کوفی کہلانا پسند فرمائیں گے؟

آئیے قرآن مجید کی رو سے نجدیت کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝

(سورۃ البلد : ۸، ۹، ۱۰)

کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے؟) اور (بھلائی و بُرائی کی) دو راہیں (نہیں) دکھا دیں؟

تشریح

لفظ نجدین تثنیہ ہے نجد کا، اس کا معنیٰ ہے راستہ۔ ارشادِ باری تعالےٰ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انسان کو محض عقل و فکر کی طاقتیں عطا کر کے اسے نہیں چھوڑ دیا کہ اپنا راستہ خود تلاش کرلے بلکہ اس کی رہنمائی بھی کی ہے اور اس کے سامنے بھلائی اور برائی، نیکی اور بدی کے دونوں راستے نمایاں کر کے رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ خود سوچ سمجھ کر ان میں سے جس کو چاہے اپنی ذمہ داری پر اختیار کرے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝ (سورۃ الدھر: ۲، ۳)

یعنی ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کیلئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا"۔

بلاشبہ راستہ دو طرح کا ہی ہو سکتا ہے خیر کا اور شر کا۔ ہر انسان یقیناً ان دونوں راستوں میں سے کسی نہ کسی ایک کو تو ضرور اختیار کرتا ہے۔ جو خیر و بھلائی کا راستہ اختیار کرے گا وہ اچھا اور نیک نجدی ہے اور جو شر اور گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا وہ شریر اور گمراہ نجدی ہوگا۔ بہر حال نجدیت سے راہِ فرار ناممکن ہے یعنی ہر انسان نجدی ضرور ہے۔

حنفیوں کے علامہ کبیر قاضی محمد ثناء اللہؒ پانی پتی عثمانی مظہری نقشبندی (المتوفی

۲۲۵ھ) مذکورہ بالا آیتِ مقدسہ (وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ) کے ذیل میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اور ہم نے اس کو دو راستے بتا دیئے یعنی دودھ پینے کے لئے ماں کی چھاتیاں بروایت محمد بن کعبؒ حضرت ابن عباسؓ نے یہی فرمایا سعیدؒ بن مسیبؒ اور ضحاکؒ کا یہی قول ہے۔" (تفسیر مظہری اردو ج ۱۲ ص ۲۱۲)

مزید ملاحظہ فرمائیں:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ (وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ) قَالَ الثَّدْیَیْنِ وَرُوِیَ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ وَقَتَادَۃَ وَاَبِیْ حَازِمٍ مِثْلُ ذٰلِکَ

(تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۵۱۲)

یعنی ابن عباسؓ نے مذکورہ بالا آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے مراد دو دودھ ہیں (دودھ پینے کیلئے ماں کی چھاتیاں) اور یہی تفسیر ائمہ مفسرین ربیعؒ بن خثیمؒ قتادہؒ اور ابو حازمؒ سے مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ (وَھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ) قَالَ ھُمَا الثَّدْیَانِ۔ عَنِ الضَّحَّاکِ قَالَ الثَّدْیَانِ۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن لابن جریر طبری)

خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہؓ بن عباسؓ، سعیدؒ بن مسیبؒ، ضحاکؒ، ربیع بن خثیمؒ قتادہؒ اور ابو حازمؒ وغیرہم مفسرین کرام نے نجدین کی تفسیر دو دودھ یعنی دودھ پینے کیلئے ماں کی چھاتیاں بھی کی ہے تو کیا ہر انسان اس تفسیر کا حامل و عامل نہیں ہے؟ —

جو نہیں اسے تو نجدیت سے راہِ فرار کا اختیار حاصل ہے دوسرے کو ہرگز نہیں۔ ؎

؎ آئینہ دیکھ کر اپنا سا منہ لے کے رہ گئے ؛ صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

غیر مقلدیت کی حقیقت

تقلید کا معنیٰ و مفہوم

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی گجراتی رقمطراز ہیں۔

" تقلید کے دو معنیٰ ہیں ایک لغوی اور دُوسرے شرعی ۔ لغوی معنیٰ ہیں قلادہ در گردن بستن۔ گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا ۔ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا۔ یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے ۔"

حاشیہ حسامی باب متابعت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا اور یہ عبارت نور الانوار بحث تقلید میں بھی ہے ۔

" اَلتَّقْلِیْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَیْرَہٗ فِیْمَا سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اَوْ فِیْ فِعْلِہٖ عَلٰی زَعْمٍ اَنَّہٗ مُحِقٌّ بِلَا نَظْرٍ فِی الدَّلِیْلِ "

تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا۔ اس میں جو اس کو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سُن لے یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے بغیر دلیل میں نظر کئے ہوئے۔

نیز امام غزالی کتاب المستصفیٰ جلد دوم صفحہ ۳۸۷ میں فرماتے ہیں :۔

اَلتَّقْلِیْدُ ھُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّۃٍ

مُسلم الثبوت میں ہے ۔

اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّۃٍ

ترجمہ وہی جو اوپر بیان ہوا۔ اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اطاعت

کرنے کو تقلید نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا ہر قول و فعل دلیلِ شرعی ہے۔ تقلید میں ہوتا ہے دلیل شرعی کو نہ دیکھنا۔ لہٰذا ہم حضور علیہ السلام کے اُمتی کہلائیں گے نہ کہ مقلّد، اسی طرح صحابۂ کرام و ائمۂ دین حضور علیہ السلام کے اُمتی ہیں نہ کہ مقلد، اسی طرح عالم کی اطاعت جو عام مسلمان کرتے ہیں اس کو بھی تقلید نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کو اپنے لئے حجت نہیں بناتا بلکہ یہ سمجھ کر ان کی بات مانتا ہے کہ مولوی آدمی ہیں کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا یہ فتویٰ غلط تھا کتبِ فقہ کے خلاف تھا تو کوئی بھی نہ مانے۔ بخلاف قول امام ابو حنیفہ کے کہ اگر وہ حدیث یا قرآن یا اجماعِ اُمّت کو دیکھ کر مسئلہ فرما دیں تو بھی قبول اور اگر اپنے قیاس سے حکم دیں تو بھی قبول ہوگا۔ یہ فرق ضرور یاد رہے۔

(جاء الحق حصّہ اوّل صفحہ ۱۵، ۱۶)

خُلاصہ

۱۔ غیر نبی کی بات پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید کہلاتا ہے۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و اتباع تقلید نہیں ہے کیونکہ ان کا قول و فعل بذاتِ خود دلیلِ شرعی ہے۔ اسلئے ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقلّد نہیں بلکہ ان کے اُمتی ہیں۔

۳۔ حضرات صحابۂ کرام رض اور ائمہ دین مقلّد نہیں تھے بلکہ غیر مقلّد اُمتی تھے۔

۴۔ مولوی حضرات کی بات ماننا بھی تقلید نہیں کیونکہ وہ کتاب سے دیکھ کر وعظ کرتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ

اِس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ جو شخص غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل کے مانتا ہے دلائلِ شرعیہ (قرآن و حدیث، اجماعِ صحابہ رض اور قیاس) پر نظر نہیں کرتا وہ مقلّد ہے۔

اس کے برعکس غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل کے نہیں مانتا۔ بلکہ دلیل کا مطالبہ کرتا ہے
وہ غیر مقلد ہے۔

اہلحدیث کو غیر مقلد صرف اسی لئے کہا جاتا ہے کہ یہ غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل
کے نہیں مانتے بلکہ دلائل شرعیہ قرآن حدیث، اجماع صحابہ رضؓ اور قیاس کے عامل ہیں۔
ثابت ہوا کہ دلائلِ شرعیہ (قرآن، حدیث، اجماعِ صحابہ رضؓ اور قیاس) کے عامل کو
غیر مقلد اور دلائلِ شرعیہ سے آنکھیں بند کر کے غیر نبی کی بات پر بغیر دلیل کے عمل کرنے
والے کو مقلد کہتے ہیں۔

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا!

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی گجراتی نے جاء الحق
حصہ اوّل صفحہ ۲۱۵ پر فرمایا ہے کہ دین عقائد ہی کا نام ہے۔" صفحہ ۱۷ پر فرمایا
کہ "عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں" صفحہ ۱۸ پر فرمایا "عقائد میں تقلید نہیں ہوتی"
نیز فرمایا کہ "صریح احکام میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔"

بریلویوں کے ادیب شہیر حضرت مولانا شمس صدیقی بریلوی فرماتے ہیں۔
"فروع میں (مقلد) ہونا تقلید نہیں ہے (یعنی فروعی مسائل میں کسی امام کی
تقلید کرنے سے آدمی مقلد نہیں ہو جاتا بلکہ غیر مقلد ہی رہتا ہے۔ اثری)
(حاشیہ غنیۃ الطالبین اردو ص۱۸۷)

اِس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ بریلویوں کے نزدیک حضرات صحابۂ
کرام رضؓ و ائمہ دین رحؒ کے ساتھ خود بریلوی رضاخوانی حضرات بھی غیر مقلد ہی ہیں۔
بدیں وجہ اگر اہلحدیث کو غیر مقلد کہا جاتا ہے تو بظاہر یہ کوئی بُری بات نہیں۔
اگر بُری ہے تو پھر صحابۂ کرام رضؓ ائمۂ دین اور خود بریلوی رضاخانی حضرات بھی تو ہمارے ساتھ

برابر کے شریک ٹھہرے۔ (العیاذ باللہ العظیم)

نہ بچو گے تم اور نہ ساتھی تمہارے ؎
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیمِ غنائم پر معترض کون شخص تھا؟

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مٹی ملا سونا بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب کے ایک شخص زید خیر اور بنی نبہان کے ایک شخص کو دیا۔

فَغَضِبَتْ قُرَیْشٌ فَقَالُوْا یُعْطِیْ صَنَادِیْدَ نَجْدٍ وَّیَدَعُنَا

تو اس پر قریش ناراض ہو کر کہنے لگے۔ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے۔ اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی گال اُبھرے ہوئے تھے اور آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ ماتھا اُونچا تھا اور سر مونڈھا ہوا تھا اس نے کہا۔ اِتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ

اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈرو۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا؟ اور اللہ تعالےٰ نے زمین والوں پر مجھے امین مقرر کیا ہے اور تم امین نہیں سمجھتے۔ پھر وہ آدمی پشت پھیر کر چل دیا۔ قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت مانگی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ (اجازت مانگنے والے) حضرت خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نسل میں سے ایک قوم ہوگی جو قرآن مجید پڑھے گی مگر

قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اُترے گا۔ اہلِ اسلام سے قتال کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان کو پا لیتا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کر دیتا"

(بخاری ج ۱ ص ۴۷۲، ابوداؤد ج ۲ ص ۳۰۸ باب فی قتل الخوارج

نسائی ج ۱ ص ۲۹۴، مسلم ج ۱ ص ۳۴۰ واللفظ لہ)

تحریفِ معنوی

واضح ہو کہ بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان نے اس حدیث شریف میں زبردست تحریفِ معنوی کر کے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیمِ غنائم پر اعتراض کرنے والا شخص وہابی نجدی تھا۔ موجودہ زمانے کے اہلحدیث اسی مردود بے ادب گستاخِ رسول کی نسل سے ہیں وغیرہ وغیرہ

چنانچہ بریلویوں کے اعلحضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"غزوۂ حنین میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو غنائم تقسیم فرمائے اس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں عدل نہیں پاتا۔ کیونکہ کسی کو زیادہ کسی کو کم عطا فرمایا۔ اس پر فاروق اعظم رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ فرمایا اسے رہنے دے کہ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں" وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا"۔ اس سے فرمایا افسوس اگر میں تجھ پر عدل نہ کروں تو کون عدل کرے گا۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ رحم فرمائے میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام پہ کہ اس سے زائد ایذا دیئے گئے۔

(ملفوظات حصہ اوّل ص ۷۳)

ملفوظات حصہ اوّل صہ۳ "ہر اس شخص کو وہابیہ کا باپ قرار دیا گیا ہے۔"
مزید اس طرح کا بیان تاریخ وہابیہ، جاء الحق، مقیاس وہابیت، مقیاس حنفیت اور وہابی مذہب کی حقیقت وغیرہ کتب بریلویہ رضاخانیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اظہارِ حقیقت

- واضح ہو کہ وہ شخص جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیمِ غنائم پر اعتراض کیا تھا اس کا نام حرقوص بن زہیر المعروف بہ ذُوالخُوَیصِرَۃ تھا۔"

(صحیح مسلم ج ۱ صہ۳۴۱، عمدۃ القاری ج ۱۵ صہ۲۳۱)

- یہ شخص اور اس کی نسلی و معنوی اولاد خوارج حَرُورِیَّہ کہلائی اور انہوں نے حضرت علیؓ کے خلاف خروج کیا اور جنگ بھی کی جس میں وہ قتل کئے گئے۔ جب ان کا آمنا سامنا حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا تو اس وقت ان کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔
- اس گروہ کی ایک خاص نشانی جو حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں وارد ہوئی ہے یہ تھی کہ ان میں ایک آدمی کالے رنگ کا ہوگا۔ جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اور اس پر سفید بال ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے اسے مقتول پاکر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ ابوداؤد باب فی قتل الخوارج)

- صحیح مسلم کی شرح نووی ج ۱ صہ۳۴۱ میں ہے۔

وَحَرُوْرَآءُ بِفَتْحِ الحَاءِ وَبِالْمَدِّ قَرْیَۃٌ بِالْعِرَاقِ قَرِیْبَۃٌ اَلْکُوْفَۃِ یعنی حَرُوْرَآءُ ملک عراق کے علاقہ کوفہ کا ایک گاؤں ہے" یعنی خوارج حرُوریہ علاقہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

حاصل کلام

اس سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ وہ شخص جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیمِ غنائم پر اعتراض کیا تھا۔ وہابی نجدی نہ تھا کیونکہ نجدیوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی دے رہے تھے۔ انہیں اعتراض کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی بلکہ وہ مردود بے ادب گستاخِ رسول کوفی تھا اور اس کی نسلی و معنوی اولاد خوارج ہیں۔

اس شخص کی دو بڑی علامتیں جو حدیث سے صاف ظاہر ہوئی ہیں یہ ہیں۔

- نبی رحمت امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو **یا مُحَمَّد** (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر پکارنا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم غنائم (سُنّت) پر اعتراض کرنا۔

بلا شبہ اس شخص نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو **یا مُحَمَّد** (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر اور آپ کی سُنّت پر اعتراض کر کے بنیادی طور پہ اپنا مکمل تعارف کروایا ہے۔ نیز یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اس مردود بے ادب گستاخِ رسول کے سچّے تابعدار وہی لوگ ہوں گے جو ان دو خصوصی اوصاف کے حامل و عامل ہوں گے۔

یہ دونوں علامتیں آپ کو وہابی نجدی گروہ میں ہرگز نہ ملیں گی بلکہ بریلوی رضاخانی ٹولہ میں بآسانی دستیاب ہوں گی۔

تو ثابت ہو گیا کہ وہ شخص وہابیہ کا باپ ہرگز نہ تھا بلکہ بریلویوں رضاخانیوں کا روحانی باپ اور پیشوا تھا۔

- يَقْتُلُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ یعنی اس شخص کی نسلی و معنوی اولاد اہلِ اسلام کو تو قتل کریں گے۔
- وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔
- وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا۔ یعنی ان کا

عقیدہ اور عمل قرآن مجید کی تعلیم کے سراسر خلاف ہوگا۔

یہ علامتیں بھی بریلوی رضاخانی گروہ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یہ حضرات اہل اسلام یعنی توحید و سنت کے حامل و عامل اہلحدیث حضرات کے ساتھ بڑی دشمنی و عداوت رکھتے ہیں۔ ان پر قاتلانہ حملے کرتے اور کرواتے ہیں اور خود بت پرستی کے زبردست شوقین ہیں۔ اولیاءِ کرام کے مقابر کی پوجا ان پر میلے عرس وغیرہ بڑے زور و شور سے کرتے کرواتے ہیں۔ جو عین بت پرستی ہے۔ قرآن مجید پڑھتے اور سنتے ہیں مگر ان کا عقیدہ اور عمل قرآن مجید کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ؎

نہ تم طعنے ہمیں دیتے نہ یوں فریاد ہم کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

نجد قرنُ الشَّیطان کی تحقیق

بتا اے عقلِ انسانی کوئی حل اِس معمّہ کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمَنِنَا ، قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَفِی نَجدِنَا ، قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمَنِنَا ، قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَفِی نَجدِنَا ، فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ وَبِھَا یَطلُعُ قَرنُ الشَّیطَانِ .

(بخاری شریف ج۲ ص۱۰۵۱ واللفظلہٗ ترمذی ج۲ ص۲۳۲ ، مشکوٰۃ ج۲ ص۵۸۲)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ (المتوفی ۷۳ھ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابۂ کرامؓ نے (پھر) عرض کی۔ یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا فرمائیں) راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ تیسری مرتبہ (صحابۂ کرامؓ کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

تحریفِ معنوی

واضح ہو کہ بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان نے مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہودیانہ تحریفِ معنوی کر کے اپنے چچیرے بھائی محمدؐ بن عبدالوہاب حنبلی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) اور ان کی جماعت کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرا کر (یعنی نجد سے مراد نجد سعودی اور قرن الشیطان سے مراد محمدؐ بن عبدالوہاب حنبلی اور ان کی جماعت کو قرار دے کر) ان کے خلاف بڑا زبردست زہر اُگلا ہے — نیز اہل حدیث کو بھی محمد بن عبدالوہاب کا پیروکار قرار دے کر اپنی جہالت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔

لہٰذا اظہارِ حقیقت کی غرض سے اس حدیث شریف کی تشریح ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

نَجد کا لُغوی معنیٰ

نجد مصدر ہے اس کا معنیٰ بلند زمین ہے۔ لغت عرب کی تمام کتب مثلاً المنجد ص ۹۹۵، معجم البلدان ج ۱۹ ص ۲۶۵، المعجم الوسیط ج ۲ ص ۹۰۹، الرائد ص ۱۴۸۳ مختار الصحاح ص ۶۴۶ وغیرہ میں یوں ہی ہے۔

"مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ وَالْجَمْعُ نِجَادٌ وَنُجُوْدٌ وَاَنْجُدٌ"

یعنی کہ سطح مُرتفع زمین کو نجد کہتے ہیں اور اس کی جمع نِجادٌ و نُجودٌ و اَنجُدٌ آتی ہے۔

شارحین کا فیصلہ

بھی یہی ہے کہ نجد کا معنیٰ ہر وہ اُونچی زمین جو اپنے مقابل کی غَور (نشیب) زمین سے

بلند ہو۔"

چنانچہ حافظ احمد بن علی المعروف ابن حجر عسقلانی ؒ اور شارحینِ احناف علامہ کرمانی ؒ علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینی ؒ نے اپنی اپنی شروح بخاری میں نجد کا معنیٰ بالاتفاق یوں لکھا ہے۔

كُلُّ شَيْئٍ اِرْتَفَعَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَلِيْهِ يُسَمَّى الْمُرْتَفِعُ نَجْدًا وَالْمُنْخَفِضُ غَوْرًا وَاَصْلُ النَّجْدِ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ وَهُوَ خِلَافُ الْغَوْرِ۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۴۷)

(اَلنَّجْدُ) هُوَمَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ (کرمانی شرح بخاری ج ۲۴ ص ۱۶۸)

وَاَصْلُ النَّجْدِ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ (عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۲۰۰)

ان حوالوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اہلِ عرب ہر اونچی زمین کو جو اپنے مقابل کی غور (نشیب) سے بلند ہو نجد کہتے ہیں — اسی اعتبار سے ملک عرب میں کئی ایک نجد (اونچی زمین کے علاقے) ہیں۔

مُلکِ عرب کے مشہور نجود

مُلکِ عرب کے نجد نامی علاقوں کی مختصر فہرست مستند و قدیم جغرافیہ عرب معجم البلدان ج ۱۹ ص ۲۶۵ اور لغتِ عرب کی مشہور کتاب تاج العروس شرح قاموس وغیرہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ نَجْدُ اُلُوْز ۲۔ نَجْدُ أَجَا ۳۔ نَجْدُ بَرْق

۴۔ نَجْدُ خَال ۵۔ نَجْدُ الشَّرَى ۶۔ نَجْدُ عُفْر

۷۔ نَجْدُ الْعُقَاب ۸۔ نَجْدُ كَبْكَب ۹۔ نَجْدُ مَرِيع

۱۰۔ نَجْدُ الْيَمَن ۱۱۔ نَجْدُ الْعِرَاق ۱۲۔ نَجْدُ الْحِجَاز

نجد قرن الشیطان کونسا ہے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رض کے دروازے پر کھڑے ہو کر مشرق کی جانب اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ :

"اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا"

فتنہ و فساد اس طرف سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے وقت حضرت عائشہ رض کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۰، مسلم ج ۲ ص ۳۹۴ واللفظ لہٗ)

فائدہ جلیلہ

اس حدیث شریف سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت حفصہ رض یا حضرت عائشہ صدیقہ رض کے گھر کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر مشرق کی جانب اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ فتنہ و فساد اس طرف سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

یعنی قرن الشیطان اور فتنے وغیرہ مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب سے ظاہر ہوں گے۔

شارحین کا فیصلہ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مدینہ منورہ کے مشرق کی جانب نجد عراق واقع ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ المتوفی ۸۵۲ھ اور علامہ عینی حنفی المتوفی ۸۵۵ھ مذکورہ بالا حدیث کے ذیل میں رقمطراز ہیں :۔

قَالَ الْخَطَّابِیُّ نَجْدٌ مِّنْ جِهَةِ الْمَشْرِقِ وَمَنْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ نَجْدُهُ بَادِيَةَ الْعِرَاقِ وَنَوَاحِيْهَا وَهِيَ مَشْرِقُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۳۸ ، عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۲۰۰)

لغت عرب، حدیث اور جغرافیہ عرب کے ماہر امام ابو سلیمان احمد بن محمد الخطابی (المتوفی ۳۸۸ھ) نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے مشرق کی جانب جو نجد ہے وہ نجد عراق ہے اور وہ ہی مدینہ منورہ کا مشرق ہے۔

فیصلہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

- حضرت سالمؒ بن عبد اللہؓ (المتوفی ۱۰۲ھ) نے فرمایا :۔

یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْئَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ سَمِعْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هٰهُنَا وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ (الحدیث مسلم ج ۲ ص ۳۹۴)

یعنی اے عراقیو! تم لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق بڑی پوچھ گچھ کرتے ہو اور بڑی بڑی باتوں کی پرواہ تک بھی نہیں کرتے۔ میں نے اپنے باپ حضرت عبد اللہؓ سے نبوی ارشاد

سُنا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب (یعنی تمہارے مُلک عراق کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا قرن الشیطان کا فتنہ ادھر سے ظاہر ہوگا اور تم ایک دُوسرے کی گردنیں مارو گے۔

● عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللہِ فَالْعِرَاقِ، فَاِنَّ فِیْھَا مِیْرَتَنَا وَ فِیْھَا حَاجَتَنَا فَسَکَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَسَکَتَ فَقَالَ بِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَھُنَالِکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ج ۱۴ صـ۱۷۲)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے، تو ایک شخص نے عرض کی یا رسُول اللہ عراق میں برکت کی دُعا فرمائیں کیونکہ اس میں ہماری خوراک و حاجات ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر اسی سوال کا اعادہ کیا گیا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا وہاں (یعنی عراق میں) شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا اور وہاں زلزلے اور فتنے فساد ہوں گے۔

● عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَمَکَّتِنَا وَمَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَیَمَنِنَا فَقَالَ رَجُلٌ وَعِرَاقِنَا، قَالَ اِنَّ فِیْھَا قَرْنَ الشَّیْطَانِ وَ تَھِیْجُ

الْفِتَنُ وَإِنَّ الْجفَاءَ بِالْمَشْرِقِ.

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج ۵ ص ۳۷۶)

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مکہ اور مدینہ میں برکت دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے شام اور یمن میں برکت دے تو ایک شخص نے عرض کی ہمارے عراق میں بھی برکت کی دعا فرمائیں (تو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا اور فتنے جوش ماریں گے اور ظلم و زیادتی مشرق ہی میں ہوگی۔

● عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ انْفَتَلَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي حَرَمِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا فَقَالَ رَجُلٌ وَالْعِرَاقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي حَرَمِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا فَقَالَ رَجُلٌ وَالْعِرَاقُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي حَرَمِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا فَقَالَ رَجُلٌ وَ الْعِرَاقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَ تَهِيْجُ الْفِتَنُ. (کنز العمال ج ۷ ص ۱۶۸)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد اپنے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر دعا فرمائی ۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے اور ہمارے مدّ اور صاع میں برکت دے ۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے حرم میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے شام اور یمن میں برکت دے ۔ تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اور عراق (میں بھی برکت کی دعا فرمائیں) (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مدّ اور صاع میں برکت دے ۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے حرم میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے شام اور یمن میں برکت دے تو (پھر) ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اور عراق (میں بھی برکت کی دعا فرمائیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر (تیسری مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مدّ اور صاع میں برکت دے ۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے حرم میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے شام اور یمن میں برکت دے تو (تیسری مرتبہ پھر) ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اور عراق (میں بھی برکت کی دعا فرمائیں تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا اور فتنے فساد جوش ماریں گے ۔

خلاصتہ المرام

مذکورہ بالا تمام احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزِ روشن کی طرح صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ مُخبرِ صادق امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نجد کے لئے دُعا نہیں فرمائی بلکہ فرمایا وہاں سے فتنے فساد اور قرن الشیطان ظاہر ہوگا وہ نجد مدینہ منوّرہ سے مشرق کی جانب نجدِ عراق ہے ۔ ——— اور جس

نجد کی طرف محمدؒ بن عبدالوہاب حنبلی منسوب ہیں وہ نجدِ یمن و حجاز ہیں۔

قرنُ الشیطان کا ظہور کیا چیز ہے ؟

- بریلویوں کے حکیم الامت مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار خان گجراتی نے قَرنُ الشَّیطَان کا معنی شیطانی گروہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(جاء الحق حصہ اوّل ص۶)

- مشہور شارحین حدیث حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، علّامہ عینی حنفیؒ اور علامہ کرمانیؒ نے بھی قرن الشیطان کا معنی شیطانی طاقت و گروہ ہی نقل فرمایا ہے نیز فرمایا کہ عرب میں ہر مکروہ اور ناپسندیدہ فعل کو بھی قرن الشیطان کہا جاتا ہے۔"

(فتح الباری ج ۱۳ ص۴۷، عمدۃ القاری ج ۲۴ ص۱۹۹، کرمانی ج ۲۴ ص۱۶۸)

- احناف کے سرتاج ملّا علی قاری فرماتے ہیں :۔
(قَرنُ الشَّیطَانِ) اَیْ حِزبُہٗ وَاَھلُ وَقتِہٖ وَزَمَانِہٖ وَاَعوَانُہٗ۔
یعنی قرن الشیطان سے مراد شیطانی گروہ ہی ہے جو اپنے اپنے وقت اور زمانے میں اس کے مددگار ہو کر اپنی شیطنت پھیلا کر فتنے فساد برپا کرتے ہیں۔

(المرقاۃ ج ۱۱ ص۴۵۶)

- نامور مؤرخ حضرت مولانا سیّد سلیمان ندوی (المتوفی ۱۳۷۲ھ) فتنے فساد مشرق کی جانب سے اُٹھیں گے کے زیرِ عنوان قَرنُ الشَّیطَانِ کی تشریح یوں تحریر کرتے ہیں۔
- مستند اور معتبر حدیثوں میں پوری تصریح کے ساتھ بروایاتِ کثیرہ مذکور ہے کہ اسلام میں فتنوں کا آغاز مشرق کی طرف سے ہوگا۔ آپ نے اُنگلی سے اشارہ کر کے